Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل اللہ من یشاء ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ہی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹ | مورخہ ۲۹ر جولائی سنہ ۱۹۲۷ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۸ر محرم الحرام سنہ ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

جماعت احمدیہ کے خوف سے آریہ سماج کانپ رہی ہے

رعب ایک ایسی نعمت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس قوم کو بخشی جاتی ہے جس کے لئے غلبہ اور شوکت مقدر ہو چکی ہو۔ قرن اول میں مٹھی بھر مسلمانوں کو ان کے رعب نے جیسے جیسے نازک اور خطرناک اوقات میں بڑے بڑے طاقت ور اور قوی دشمنوں پر غلبہ حاصل کرایا۔ ان کا ذکر تاریخ کے اوراق میں موجود ہے۔ موجودہ زمانہ میں اسلام کا سب سے ناپاک اور گندہ دشمن آریہ سماج ہے۔ جو ہر قسم کے دنیاوی ساز و سامان۔ طاقت و قوت سے آراستہ ہے۔ لیکن اس کے منصوبوں کو باطل کرنے اور مذہبی میدان میں اسے شکست فاش دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک چھوٹی سی اور بے سر و سامان جماعت احمدیہ کو محض اپنے فضل و کرم سے جس قدر قوت اور رعب عطا کیا ہے۔ اور اس کا جو اثر آریہ سماج پر پڑ رہا ہے۔ وہ آریہ سماج سے ہی پوچھ لیجئے۔ جو کبھی کبھی تو بے اختیار ہو کر چلا بھی اٹھتی ہے۔ چنانچہ سوامی شردھانند کے جاری کردہ اخبار تیج (۲۳ر جولائی) میں ایک مضمون "امام جماعت احمدیہ کی ہندوؤں کو خوفناک دھمکی" شائع ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج پر جماعت احمدیہ کا کس قدر خوف طاری ہے اور وہ ہماری جماعت کے رعب سے کس طرح کانپ رہی ہے۔

مذکورہ بالا مضمون ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے "ویسے تو آجکل مسلمان بھائیوں کا قریب قریب ہر ایک فرقہ ہندوؤں کا مخالف ہو رہا ہے۔ مگر احمدی مسلمان ہندو جاتی کو بدنام اور تباہ و برباد کرنے کے لئے جو ان تھک کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی نظیر مسلمانوں کا کوئی دوسرا فرقہ نہیں پیش کر سکتا۔ یہ ایک مشہور بات ہے کہ اس فرقہ کے عالم وجود میں آنے کی غرض و غایت ہی ہندوؤں اور خاصکر آریہ سماجیوں کو تباہ و برباد کرنا تھی"۔ اس کے بعد لکھا ہے۔

"جب بھی کسی ہندو بزرگ سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا ہے میں نے ان کو احمدیہ جماعت کی دن بدن بڑھتی ہوئی خوفناک کوششوں کی طرف متوجہ کیا۔ اور میں ایک عرصہ سے محسوس کر رہا ہوں۔ کہ اگر فی الفور ان حملوں کی طرف ہم متوجہ نہ ہوئے۔ تو ہمیں یقیناً ایک ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑیگا۔ افسوس میری صدائیں بے اثر ثابت ہوئیں۔ لیکن اندیشے پورے ہوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں"۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی دھمکی سے "تیج" کی مراد وہ مضمون ہے جو ۱۹ر جولائی کے الفضل میں "مسلمانو اپنی بیواؤں اور یتیموں کی فکر کرو" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اور جس میں آپ نے مسلمانوں کو لاوارث اور بیوہ عورتوں اور نابالغ بچوں کو ورغلا کر اور دھوکہ دیکر لے جانے سے منع کرتے ہوئے لکھا تھا "اگر ہندو صاحبان نے رویہ نہ بدلا تو مجھے بھی اپنی جماعت کے لوگوں کو اجازت دینی پڑیگی۔ کہ جو انہیں مسلمان کرنے کے لئے ملے خواہ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ اُسے مسلمان کر لیا کریں"۔

اسے اگر دھمکی کہا جا سکتا ہے تو آریوں کی ناجائز اور شرمناک کوششوں کے مقابلہ میں بالکل جائز اور شریفانہ دھمکی ہے۔ مگر "تیج" اس کے متعلق لکھتا ہے "اگر ہندوؤں نے اس چال کو اچھی طرح سمجھ کر اسکا کچھ بندوبست نہ کیا۔ تو نہ جانے کیا ہو جائیگا"۔ پھر لکھا ہے "جو کچھ اب تک ہوتا رہا ہے۔ مسلمانوں کی انفرادی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اب ایک زبردست اور منظم جماعت اس کام کے لئے تیار ہو چکی ہے۔ تو ایشور جانے کیا ہو جائیگا"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب و دیگر صوبجات کا عمل

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان ہند کے قومی و ملی اتحاد کے خوش کن مناظر

بیشن ناظرین تیج اور دوسرے آریوں کو اس قدر گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ سوائے اس کے کچھ نہیں ہوگا۔ کہ اسلام جیسے پاک اور فطرت کے عین مطابق مذہب کی آغوش میں وہ لوگ بھی آجائیں گے۔ جو ہنوگ ایسی شرمناک تعلیم کی وجہ سے مہذب اور شریف دنیا کو منہ دکھانے کی بھی جرأت نہیں رکھتے۔ اور جن کے پاس اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے سوائے دھوکہ بازی اور فریب دہی کے اور کچھ نہیں ہے۔

"تیج" نے اپنے مضمون میں جماعت احمدیہ پر آریہ لیڈروں کے قتل کا بھی الزام لگایا ہے ہم تو اسے اس خوف اور ڈر کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ جو آریہ سماج پر مذہبی میدان میں جماعت احمدیہ سے شکست پر شکست کھانے کی وجہ سے طاری ہے۔ لیکن گورنمنٹ کا ضروری فرض ہے۔ کہ آریوں کو اس قسم کے بے بنیاد اور جھوٹے الزام جماعت احمدیہ پر لگانے سے روکے۔ قتل تو بڑی بات ہے۔ جماعت احمدیہ تو مذہب کے بارے میں معمولی سے معمولی جبر کو بھی جائز نہیں سمجھتی۔ ہاں دلائل اور براہین کے ذریعہ مخالفین اسلام کو مفتوح کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور اسے خدا تعالیٰ کے فضل سے جس خوبی اور عمدگی کے ساتھ سرانجام دے رہی ہے۔ اس کا پتہ "تیج" کے اس استفہامیہ جملہ سے ہی لگ سکتا ہے۔ کہ "ایشور جانے کیا ہو جائیگا"

پشاور میں ۳۰ ہزار مسلمانوں کا اجتماع عظیم

پشاور ۲۵ رجولائی۔ حسب تجویز امام جماعت احمدیہ قادیان ۲۲ رجولائی نماز جمعہ کے بعد میدان میں تمام اقوام اور فرقہ ہائے اسلامی کا مشترکہ جلسہ منعقد ہوا۔ خانبہادر حاجی کریم بخش صاحب سیٹھ صدر جلسہ قرار پائے۔ جلسہ کی حاضری بیس ہزار سے زائد تھی۔ مندرجہ ذیل چار قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان پشاور کا یہ جلسہ عام ہندوؤں کی ان تحریرات پر اظہار نفرت اور حقارت کرتا ہے۔ جن میں انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کمینے اور شرمناک حملے کئے ہیں۔ اور جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلے کو جو راجپال کے مقدمے میں انہوں نے صادر کیا۔ مسلم جذبات کے لئے سخت توہین آمیز خیال کرتا ہے۔ یہ جلسہ اس فیصلے پر سخت افسوس ظاہر کرتا ہے۔ اور یہ اعلان کرتا ہے۔ کہ اس نے تمام قوم کو تہ و بالا کر دیا ہے۔ اور اگر گورنمنٹ نے راجپال کے مقدمے میں مسلمانوں کی تکلیف دور نہ کی۔ تو صورت حالات نہایت بدتر ہو جائیگی۔ محرک۔ سید محمد اسحٰق صاحب احمدی۔ مویدان:۔ محمود الحسن صاحب۔ دلاور خان صاحب احمدی غیر مبائع اور مولوی بہرام صاحب اہل حدیث۔

(۲) چونکہ سارے ہندوستان کے مسلمان مسلم آؤٹ لک کے ایڈیٹر کے آرٹیکل زیر عنوان "استعفا دیدو" کو اپنے جذبات کا سچا ترجمان سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ جلسہ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایڈیٹر اور مسلم آؤٹ لک۔ و مالک مسلم آؤٹ لک کو فوراً رہا کر دیا جائے۔ یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ خلافت کے رضا کار جو حضرت نبی کریم کی عزت کے قیام کیلئے قید کئے گئے ہیں۔ ان کو فوراً رہا کر دیا جاوے اور جو مقدمہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب و غازی عبدالرحمٰن صاحب کے خلاف چلایا گیا ہے۔ اسکو واپس لیا جائے۔

محرک:۔ سید عبداللہ خان صاحب شیعہ۔ مویدان:۔ علی گل خان صاحب اور عبدالباقی صاحب۔

(۳) یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ایک مستقل قانون جلد سے جلد پاس کیا جائے۔ جس کی رو سے بانیان دین کی عزت پر سفیہانہ حملے کرنا سب سے بڑا جرم قرار دیا جائے جس کی سزا کم از کم دس برس کی قید ہو۔ اور جب تک ایسا ایکٹ پاس نہ ہو۔ ایک آرڈیننس کا اجرا کیا جائے۔ تاکہ کسی کو ایسے حملے کرنے کی جرأت نہ ہو۔

محرک سردار محمد اورنگ زیب خان صاحب وکیل۔ مویدان:۔ سید علی شاہ صاحب وکیل اور خان محمد ابراہیم خان صاحب وکیل۔

(۴) اس جلسے کی رائے میں ان سفیہانہ حملوں کی اصل وجہ مسلمانوں کا باہمی افتراق اور انکی اقتصادی حالت کی کمزوری ہے۔ اسلئے یہ جلسہ جملہ مسلمانوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ کے لئے ان سب کو چاہیئے۔ کہ متحد ہو جاویں اور فی الفور عقل و دانش کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنی اقتصادی حالت کو مستحکم کریں۔ محرک خان عبدالرحمٰن صاحب وکیل۔ موید سید اختر شاہ صاحب (بذریعہ تار)

پشاور کے سرکردہ مسلمانوں کی ملاقات ڈپٹی کمشنر صاحب سے

پشاور ۲۵ رجولائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز کے مطابق ۲۲ رجولائی کو اسلام کے تمام فرقوں کا جو ایک عظیم الشان مشترکہ جلسہ ہوا۔ اس کے سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے مقامی خوانین خطاب یافتگان اور سرکردہ باشندگان شہر سے ملاقات کی۔ ان کے احساسات کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ آپ کے مطالبات صاحب چیف کمشنر بہادر کی خدمت میں پہونچا دئے جائیں گے (بذریعہ تار)

چک نمبر ۹۹ و ۱۰۰ کے مسلمانوں کا جلسہ

بھلوال ۲۵ رجولائی۔ چک نمبر ۹۹ و ۱۰۰ کے مسلمانوں نے یوم جولائی کو جلسہ منعقد کر کے متعدد بانی مذاہب پر حملے کے خلاف [illegible]

مقدمہ ورتمان میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی شہادت

چونکہ "ورتمان" کے ایڈیٹر نے اپنے صفائی کے گواہوں میں حضرت امام جماعت احمدیہ کو بھی لکھایا ہے اسلئے حضور انشاء اللہ ۲۸ کو لاہور تشریف لے جائیں گے۔ اور ۲۹ یا ۳۰ کو ہائیکورٹ میں شہادت دیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُلتان کا خونچکان حادثہ

مسلمان غفلت چھوڑ کر میدان عمل میں نکل آئیں

لاہور کا گذشتہ دردناک واقعہ قتل جو عشاء کی نماز پڑھکر نکلتے ہوئے بے خبر اور بیگناہ مسلمانوں کو پیش آیا تھا۔ ابھی بالکل تازہ تھا۔ کہ مُلتان میں اس سے بھی بڑھکر خونچکان حادثہ مسلمانوں کو پیش آگیا۔ مسلمانوں کے بیانات کو جانے دیجئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان اور سرکاری اعلان بھی اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ کہ ۱۱ر تاریخ جن مسلمانوں کو ہندوؤں نے قتل کیا۔ ان کا کچھ بھی قصور نہ تھا۔ نہ انہوں نے کوئی فساد کیا۔ نہ ان کے پاس کوئی چیز تھی۔ جسے ہندو وجہ فساد قرار دے سکتے۔ اور نہ ان کی حالت ہی ایسی تھی۔ کہ فساد میں کسی قسم کا حصہ لے سکتے ان مقتولوں میں سے ایک کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ اور وہ ملتان کا باشندہ ہی نہیں۔ بلکہ کسی اور جگہ کا تھا۔ اسی طرح دوسرے مقتول اور مجروح بھی عموماً باہر کے ہیں۔ اور ایک بارہ سالہ لڑکا بھی زخمی کیا گیا۔

ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ بیچارے غافل اور بیخبر مسلمانوں کو ملتان میں شریر اور خون آشام ہندوؤں نے محض قوت بازو آزمانے اور ملک کے امن کو برباد کرنے کے لئے نشانہ ستم بنایا۔ اور بغیر کسی وجہ اور بلا کسی سبب کے کئی قیمتی جانوں کو ضائع کر دیا۔

ملتان کے اعلےٰ احکام نے اس وقت نہایت دانشمندی سے کام لیا۔ جب مسلمانوں کے بہت بڑے ہجوم کو یہ معلوم ہوا کہ چند مسلمان اور بالکل بے قصور و بے گناہ مسلمان ہندوؤں کے ہاتھوں قتل ہو گئے ہیں۔ اور وہ یہ خبر پاکر شہر کیطرف لوٹے۔ لیکن ہم مسلمانان ملتان کے تحمل اور قانون پسندی کی بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے ایسے سخت اشتعال کے موقعہ پر اپنے آپکو قابو میں رکھا۔ اور حکام کی انصاف پسندی اور عدل شعاری پر بھروسہ کرتے ہوئے چُپ چاپ اپنے گھروں کو چلے گئے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ حکام حادثہ ملتان کے متعلق قانون کو حرکت دیتے وقت ہندوؤں کی بلاوجہ خونخواری اور مسلمانوں کی باوجود ہندوؤں کی طرف سے سخت اشتعال دلائے جانے کے امن پسندی کو ضرور مدنظر رکھیں گے۔ اور ہندوؤں کے اس شور و شر اور واقعات سازی کو پرکاہ جتنی بھی وقعت نہیں دینگے جس کے وہ عادی ہیں اور جسکی وجہ سے بے گناہ مسلمانوں کو پھنسانے میں کامیاب ہو جایا کرتے ہیں *

لاہور اور ملتان میں ان چند ہی دنوں میں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کئے گئے اگرچہ یہ نہایت ہی دردناک اور کپکپی پیدا کر دینے والے ہیں لیکن اگر مسلمان جو سالہا سال سے خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ ان حادثات کے ذریعہ ہی بیدار ہو جائیں تو ہم سمجھیں گے ہم نے تھوڑا کھویا اور بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے کیا ہی درست فرمایا ہے کہ ہندوؤں کی یہ جرأت اور ان کی یہ دلیری جو وہ مسلمانوں کی دل آزاری اور خونریزی کے رنگ میں دکھا رہے ہیں محض اس لئے ہے کہ وہ اپنی دولت اپنے جتھے اپنے رسوخ اور اپنی کثرت کے گھمنڈ میں مسلمانوں کو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ اب اگر مسلمان زندہ رہنا اور آئے دن کے مظالم سے بچنا چاہتے ہیں تو اٹھیں اور اُٹھ کر میدان عمل میں داخل

ہو جائیں۔ انہیں طریق عمل بتانے کے لئے آجکل خصوصیت سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالی نے اپنا دن رات ایک کر رکھا ہے۔ آپ کو نہ اپنی صحت کی پرواہ ہے نہ آرام کی۔ نہ کھانے کا خیال ہے۔ نہ سونے کا۔ ہر لحہ اور ہر گھڑی آپ مسلمانوں کی بہتری۔ مسلمانوں کی حفاظت۔ مسلمانوں کی ترقی۔ مسلمانوں کی کامیابی کے لئے کوشاں ہیں۔ اور جن اصحاب نے آپ کے وہ اعلان ملاحظہ فرمائے ہیں جو ان دنوں شائع ہوئے ہیں۔ وہ اعتراف کر رہے ہیں کہ آپکے دل میں اسلام اور مسلمانوں کا جسقدر درد ہے اسکی نظیر اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اگر کسی مسلمان نے آپ کے اعلان نہیں پڑھے۔ تو وہ کم از کم بہت جلدی "آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں" کے نام سے شائع ہو نیوالا رسالہ دفتر ترقی اسلام قادیان سے منگا کر پڑھیے۔ اور اس میں درج شدہ ہدایات پر عمل کرنا اپنے لئے فرض قرار دے۔

کئی لاکھ مُسلمانوں کا اقرار

اس وقت تک بذریعہ تار ۲۲ر جولائی کے جلسوں کی جس قدر خبریں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کو پہنچ چکی ہیں۔ اور جن میں سے بہت تھوڑی آج کے پرچہ میں درج کی جا چکی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ ۲۲ر جولائی کے جلسوں میں جو ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ہوئے۔ ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے کئی لاکھ انسان شریک ہوئے۔ جنہوں نے اپنی دینی اور دنیوی ترقی کے لئے سرگرم عمل ہونے کا پرجوش اقرار کیا۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس انتظام اور اس خوبی کے ساتھ مسلمانان ہند کو بیدار کرنے کی آج تک کوئی کوشش نہیں ہوئی۔ اور نہ اس قسم کی کسی کوشش کو ایسی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

لیکن بات تب ہے۔ کہ مسلمان اپنے عمل سے ان تمام باتوں کو پورا کر کے دکھا دیں جن کا انہوں نے ۲۲ر جولائی کے جلسوں میں اقرار کیا ہے *

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب و دیگر صوبہ جات کا عمل

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانانِ ہند کے قومی و ملی اتحاد کے خوش کن مناظر

لاہور کی شاہی مسجد میں ساٹھ ستر ہزار مسلمانوں کا اجتماع

لاہور کی شاہی مسجد میں ۲۲ جولائی بروز جمعہ شب کو ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شامل ہونے والوں کا اندازہ ساٹھ ستر ہزار کیا جاتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ہمدرد کی صدارت میں حسب ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

ریزولیوشن ۱: - بمقدمہ راجپال دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کی جو تشریح مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ نے کر کے ملزم کو بری کر دیا ہے۔ اس کی وجہ سے ہندو پریس کو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلعم کی شان پاک میں سخت توہین آمیز کلمات کہنے کی بہت بڑی دلیری پیدا ہو گئی ہے۔ جس سے مسلمانان عالم کے جذبات اور احساسات کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اور مسلمانوں کے دلوں کو منافرت اور غصہ سے بھر دیا ہے۔ اس لئے ان اثرات کو مٹانے کے لئے گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ:-

(الف) راجپال کے مقدمہ کو پریوی کونسل تک لے جا کر مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔

(ب) ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ آئندہ آنحضرت سرور کائنات صلعم اور تمام بزرگانِ دین کی توہین اور ہتک کرنے پر کسی کو کسی طرح بھی جرأت نہ ہو۔ اور اس کے لئے صریح قانون جلد سے جلد وضع کیا جائے۔ خواجہ دل محمد صاحب ایم۔ اے میونسپل کمشنر لاہور محرک - میاں معراج الدین صاحب عمر رئیس لاہور۔ موید۔ (نوٹ) گورنمنٹ میں تار دی جائے۔

ریزولیوشن نمبر ۲: - چونکہ مسلم آؤٹ لک کے ایڈیٹر نے مقدمہ راجپال کے فیصلہ سے غیر معمولی طور پر متاثر ہو کر نہایت نیک نیتی سے مسلمانوں کے خیالات کی صحیح ترجمانی کی تھی۔ اس لئے اس اجلاس کی رائے میں گورنمنٹ کا یہ فرض ہے۔ کہ ایڈیٹر و پبلشر مسلم آؤٹ لک کو بہت جلد رہا کیا جائے۔

محرک سید امداد علی شاہ صاحب رکن مجلس عاملہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس۔

موید: - خواجہ غلام حسین صاحب وکیل بی۔ اے۔ ایل ایل بی لاہور:۔ (نوٹ) ریزولیوشن ہذا بذریعہ تار گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجا جائے۔

ریزولیوشن نمبر ۳: - راجپال کے مقدمہ کے فیصلہ کا صدمہ اور اس پر مسلم آؤٹ لک کے ایڈیٹر و مالک کا سزایاب ہونا پھر حضرت سرور کائنات صلعم اور ازواج مطہرات رضہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی شان میں ایک نہایت گندہ مضمون ایک اور رسالہ میں شائع ہونا پھر بعض اور ہندو اخبارات میں متواتر توہین آمیز مضامین کا نکلنا اس پر یہ طرہ کہ جمعیت علمائے ہند کے اراکین مجلس عاملہ کی لاہور میں تشریف آوری پر خلافت کمیٹی پنجاب کے جلسے کے اعلان کے بعد حکام کا اس جلسہ کو روک دینا یہ ایسے متواتر صدمات تھے جنہوں نے ملک کے مسلمانوں میں سخت ہیجان اور اضطراب پیدا کر دیا یہاں تک کہ وہ جان کھونے پر آمادہ ہو گئے۔ تاہم خلافت کمیٹی نے سول نافرمانی کو ملتوی کر کے گورنمنٹ کو امن قائم کرنے میں مدد دی ہے۔ اس لئے ایسے غیر معمولی حالات کو مد نظر رکھ کر گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ سید عطا اللہ شاہ صاحب بخاری اور غازی عبد الرحمٰن صاحب و دیگر رضا کاران خلافت کو فوراً رہا فرمائے۔

محرک حکیم محمد حسین صاحب قریشی:۔ موید:۔ ڈاکٹر حاجی سلطان محمد جنرل منیجر میوچل مسلم فیملی ریلیف فنڈ لاہور:۔

(نوٹ) گورنمنٹ کو بذریعہ تار اطلاع دی جائے:۔

ریزولیوشن نمبر ۴: - چونکہ پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی ۵۵ فیصدی ہے۔ اور اس تناسب سے سرکاری ملازمتیں حاصل کرنا ان کا حق ہے۔ لیکن ان کو آدھی بھی ملازمتیں نہیں ملتیں اس لئے یہ اجلاس قرار دیتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ جلد اس نقص کا ازالہ کرے۔ اور صوبہائے پنجاب و دہلی میں مسلمانوں کو کم از کم پچاس فیصدی اور صوبہ سرحدی میں ۸۰ فیصدی عہدے دے۔

محرک خانصاحب ذوالفقار علی خان چیف سیکرٹری امام جماعت احمدیہ قادیان:۔ موید: - شیخ عزیز الدین صاحب مسلم مشنری و منیجر ادرنیل لنڈن (نوٹ) بذریعہ تار گورنمنٹ کو اطلاع دی جائے۔

ریزولیوشن نمبر ۵: - چونکہ تناسب کے رو سے ہائیکورٹ لاہور میں اسلامی عنصر بہت کم ہے۔ جس سے مسلمانان صوبہ کے حقوق کی کافی حفاظت معرض احتمال میں رہتی ہے۔ اسلئے اس جلسہ کی رائے ہے۔ کہ موجودہ دو مسلمان ججوں کے علاوہ ہائیکورٹ لاہور میں پنجاب کے مسلمان ایڈووکیٹوں میں سے ایک اور مستقل جج کا اضافہ ہونا چاہیئے۔ محرک:۔ ڈاکٹر نور محمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ موید: - ملک خدابخش صاحب ہیڈ کلرک سول اینڈ ملٹری گزٹ آفس لاہور۔ (نوٹ) بذریعہ تار گورنمنٹ میں بھیجا جاوے۔

ریزولیوشن نمبر ۶: - مسلمانوں کی اقتصادی حالت اس وجہ گر گئی ہے۔ کہ بڑا حصہ ان کی آبادی کا نہایت مفلس اور غریب ہے۔ اور بے روزگاری کے سبب سے سخت مضطرب ہے۔ اور یہ خطرناک حالت خدا نہ کرے۔ کہ مسلمانوں کو ارتداد کی لعنت کی طرف کھینچا دے۔ پس ان حالات کی اصلاح کیلئے یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ مسلمان وہ قومی ایثار کریں۔ جو اسلام انہیں سکھاتا ہے۔ ہر قسم کی دوکانیں کھولیں۔ اور تجارتیں کریں۔ تاکہ اپنی افرادیات کو خود پورا کر سکیں۔ اور جس طرح دوسری ترقی یافتہ قومیں اپنی تجارت اور صنعت کی امداد مالی نقصانات اٹھا کر بھی کیا کرتی ہیں۔ اسی طرح مسلمان بھی کریں۔ اور اپنی دوکانداروں کو فروغ دیں۔ اور کم سے کم کھانے پینے اور پہننے کی چیزوں میں تو دوسری قوموں کی محتاجی سے بچ جائیں۔ تاکہ موجودہ اقتصادی پستی اور ذلت دور ہو۔

محرک:۔ حافظ صوفی روشن علی صاحب پرنسپل مشنری کالج قادیان۔

موید:۔ شیخ عزیز الدین صاحب مسلم مشنری لندن و منیجر ادرنیل ہوس لنڈن۔

ریزولیوشن نمبر ۷: - یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ تبلیغ کے کام کو ہر علاقہ میں وسیع کیا جائے۔ اور بالخصوص ادنیٰ اقوام کو مسلمان بنانے میں مسلمان ہر قسم کی مدد دیں۔ اور مشترک اغراض میں تمام فرقے مل کر کام کریں۔

محرک:۔ مولوی غلام مرشد صاحب لاہور۔ موید میاں معراج الدین صاحب عمر رئیس لاہور۔

ریزولیوشن نمبر ۸: - یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ اسلامی پریس کو مضبوط کیا جائے۔ اور موجودہ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اصلاح کی جائے۔ ورنہ اسلامی ایسوسی ایٹڈ پریس قائم کرنے کی انتہائی کوشش کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدرآباد دکن میں جلسہ

حیدرآباد دکن۔ ۲۲ر جولائی۔ حیدرآباد اور سکندرآباد کی احمدیہ جماعتوں نے مفصلہ ذیل قراردادیں جلسہ منعقدہ ۲۲ر جولائی میں باتفاق رائے منظور کیں (۱) پنجاب ہائیکورٹ کے فیصلہ راجپال نے مسلمانان پنجاب کے جذبات کو خصوصاً اور مسلمانان ہندوستان کے احساسات کو عموماً سخت مجروح کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے جذبات دوسروں سے کم اثر پذیر نہیں ہوئے۔ اور وہ گورنمنٹ سے پرزور درخواست کرتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے جذبات کو یا تو کسی نئے قانون کے ذریعے یا کسی آرڈیننس کی وساطت سے تسکین دے۔ گورنمنٹ پر واضح رہے۔ کہ ہمارے پیارے اور مقدس نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین ایک سخت دل آزار بات ہے۔ اور ایسی توہین کسی صورت میں روئے زمین کے کسی بھی مسلمان کی طرف سے خاموشی کے ساتھ برداشت نہیں کی جا سکتی (۲) یہ قرارداد بھی پاس کی گئی۔ کہ ایڈیٹر اور پرنٹر و پبلشر مسلم آوٹ لک کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کی جائے۔ کہ وہ اس ہیجان کو تسکین دینے کیلئے جو مسلمانوں کے جذبات میں اسوقت پیدا ہے۔ اپنا ثروا ختیار کو کام میں لاکر ان کو رہا کر دے۔ ان قراردادوں کی نقول بذریعہ تار ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند اور ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کی خدمت میں بھیجی گئی ہیں۔

(بذریعہ تار)

ناگپور (سی۔پی) میں دس ہزار مسلمانوں کا اجتماع

ناگپور ۲۳ر جولائی۔ بوہرہ فرقہ کے امام صاحب کے زیر صدارت آج رات کی گیارہ بجے ہر جماعت کے مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ دس ہزار سے زیادہ حاضرین کی تعداد تھی۔ بڑے جوش کا مظاہرہ تھا۔ ہدایات مرسلہ کے مطابق کچھ ریزولیوشن پاس ہوئے۔ بارش کی وجہ سے جلسہ میں رکاوٹ پڑ گئی۔ تفصیل الگ ارسال ہے۔ (بذریعہ تار)

چک نمبر ۹۸ سرگودہا میں جلسہ

سرگودہا۔ ۲۳ر جولائی۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں کا ایک عام جلسہ ۲۲ر جولائی کو بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ مجوزہ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ مولوی اللہ دتا صاحب کی تقریر اور حضرت خلیفۃ المسیح کا بیس تاریخ کا مطبوعہ پمفلٹ نہایت دلچسپی سے سنا گیا۔ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ کارروائی کی اطلاع گورنمنٹ اور پریس کو دی گئی۔ (بذریعہ تار)

جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اس موقعہ پر پاس کرنے کے لئے تجویز کی تھیں۔ باتفاق رائے عامہ منظور کی گئیں۔ قراردادوں کے محرک ملک غلام حیدر خان صاحب بیرسٹر اور تائید کنندہ میر قاسم علی صاحب تھے۔ ان دونوں حضرات نے زبردست تقریریں بھی کیں۔ میر قاسم علی صاحب کی تقریر بہت پسند کی گئی۔ آپکی تقریر نے عام طور پر لوگوں میں سرگرمی پیدا کر دی تھی جلسہ کے ختم کرنے سے پیشتر حضرت امام جماعت احمدیہ کا روح کو کیف دینے والا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جس کی بہت قدر کی گئی۔ (بذریعہ تار)

راولپنڈی میں جلسہ

راولپنڈی۔ ۲۳ر جولائی۔ الحمد للہ کل کا جلسہ زیر صدارت جناب مولوی محمد علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز نہایت کامیابی کے ساتھ انجام کو پہنچا۔ تمام وہ قراردادیں جو حضرت امام

مسلمانان بنگال کا جلسہ

برہمن بڑیہ (بنگال) ۲۲ر جولائی۔ برہمن بڑیہ اور ٹپرہ (بنگال) کے تمام فرقوں کے مسلمانوں کا ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء کو ایک اجتماع عظیم ہوا۔ جس میں گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ ایڈیٹر اور پرنٹر مسلم آوٹ لک کو جو کہ راجپال کے متعلق فیصلہ کو باطل قرار دینے کے سبب قید کر دیئے گئے ہیں۔ رہا کر دے۔ اور ایک ایسا قانون جاری کیا جائے۔ جس سے آیندہ کے لئے ایسے حملوں کا سدباب ہو جائے۔ (بذریعہ تار)

سرائے نورنگ (بنوں) میں عظیم الشان جلسہ

سرائے نورنگ۔ ۲۳ر جولائی۔ ہر جماعت کے مسلمانوں کے جلسہ عام میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) ہم گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے رنگیلا رسول کے مقدمہ کے متعلق عمدہ رویہ اختیار کیا۔ اور ورتمان کا مقدمہ ہائیکورٹ کے سپرد کیا۔

(۲) گورنمنٹ سے درخواست کی جاتی ہے کہ بزرگان مذاہب کی توہین کے انسداد کے لئے قانون بنائے۔

(۳) مسلم آوٹ لک کے ایڈیٹر اور پبلشر اور سید عطاء اللہ بخاری اور غازی عبدالرحمن وغیرہ کو رہا کیا جائے۔

(۴) صوبہ سرحد کو ۸۰ فیصدی اور صوبہ پنجاب اور دہلی کو تمام سرکاری محکموں میں ان کی آبادی کے لحاظ سے ۵۰ فیصدی اسامیاں دی جائیں۔

(۵) چونکہ جسٹس کنور دلیپ سنگھ نے راجپال کے مقدمہ میں مسلمانوں کا اعتماد کھو دیا ہے۔ اس لئے ان کو استعفاء دینے پر مجبور کیا جائے۔

(۶) گورنمنٹ سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ پنجاب کے بیرسٹروں میں سے ایک مزید جج مقرر کیا جائے۔ اور سر شادی لال کے بعد ان کو چیف جسٹس بنایا جائے۔ (بذریعہ تار)

سرگودہا میں کامیاب جلسہ

سرگودہا ۲۳ر جولائی۔ ۲۲ر جولائی کو بعد نماز جمعہ سب فرقوں کے مسلمانوں کا اجتماع ہوا۔ جس میں مجوزہ قراردادیں پاس کی گئیں مولوی اللہ دتا صاحب نے تقریر کی۔ اور ۲۰ر جولائی والا اشتہار پڑھ کر سنایا گیا۔ جلسہ کامیابی سے ختم ہوا۔ گورنمنٹ کو تاریں دی گئیں۔

چٹیرا (بنگال) میں جلسہ

گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ

چٹیرا ۲۲ر جولائی۔ آج چٹیرا کے ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمانوں کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے

(۱) گورنمنٹ پنجاب کے اس ہمدردانہ رویہ کے متعلق شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جو اس نے موجودہ حالات میں مسلمانوں کے متعلق اختیار کیا۔

(۲) گورنمنٹ ہند سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کنور دلیپ سنگھ کو اپنی جگہ خالی کرنے پر مجبور کرے۔ کیونکہ انہوں نے مقدمہ راجپال کا فیصلہ کرتے ہوئے ملکہ معظمہ کے مشہور اعلان کی پرواہ نہیں کی۔

(۳) راجپال کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے۔

(۴) ایڈیٹر و پرنٹر مسلم آوٹ لک کو فوراً رہا کیا جائے۔

(۵) مسلمانان بنگال۔ پنجاب۔ سندھ۔ اور صوبہ سرحدی کو ان کی آبادی کے لحاظ سے گورنمنٹ کی تمام ملازمتوں میں حقوق دیئے جائیں۔ (بذریعہ تار)

بھاگلپور میں تمام فرقوں کے مسلمانوں کا جلسہ

گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ

مسلمانانِ بھاگلپور کا ایک بہت بڑا جلسہ جو سُنی شیعہ۔ احمدی۔ اہلحدیث۔ اور دیگر تمام مسلمان فرقوں اور جماعتوں کے افراد پر مشتمل تھا۔ ۲۲ر جولائی خلیفہ باغ مسجد میں زیر صدارت جنب شاہ فتح عالم صاحب سجادہ نشین منعقد ہوا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی۔ مولانا شاہ فتح عالم صاحب نے خطبہ صدارت پڑھا۔ اور مولوی عبدالماجد صاحب پروفیسر ٹی این جے کالج و امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور۔ مولانا حکیم خلیل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مونگھیر۔ مسٹر سید ابوالحسین بیرسٹر ایٹ لا۔ مولانا جمال الدین خان بی۔ اے۔ مولوی عبدالعظیم خان۔ اور مولانا علی احمد ایم۔ اے پروفیسر ٹی این جے کالج نے تقریریں فرمائیں۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کئے۔ جو متفقہ تائید کے بعد پاس ہوئے۔

(۱) مسلمانان بھاگلپور کا یہ متفقہ جلسہ جو تمام فرقوں کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب کا ان کی اس دلجوئی اور مہربانی پر تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ جو انہوں نے مسلمانوں کے وفد کو اسیات کا یقین دلا کر کی۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے متعلق گورنمنٹ جلد کوئی تسلی بخش کارروائی کرے گی۔

(۲) یہ جلسہ بڑے زور سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر مسلمانان پنجاب کے دیگر جائز حقوق کی حفاظت بھی بہت جلد فرمائیں۔

(۳) اخبار مسلم آوٹ لک کے ایڈیٹر اور پرنٹر و پبلشر کا ہرگز یہ منشاء نہ تھا۔ کہ وہ ہائی کورٹ کی عزت پر کسی قسم کا حملہ کرے۔ بلکہ انہوں نے تمام ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی تھی۔ اس واسطے یہ جلسہ بڑے زور کے ساتھ درخواست کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ان دونوں کو قید سے رہا کر دے۔

(۴) یہ جلسہ تمام مسلمانان بھاگلپور سے بڑے زور کے ساتھ اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ تمام تجارتی لین دین مسلمانوں کے ساتھ کریں۔ اور اپنی ہر قسم کی دوکانیں کھولنے کی کوشش کریں۔

(۵) یہ جلسہ تمام مسلمانوں کو بڑے زور کے ساتھ اس بات پر آمادہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کے بارے میں اپنے تمام مذہبی اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیں۔ اور آپس میں متحد ہو جائیں۔ (بذریعہ تار)

ملتان کی تمام مساجد میں جلسے

ملتان ۲۳ر جولائی۔ تمام مساجد میں ۲۲ر جولائی کو جلسے منعقد کر کے نماز جمعہ کے بعد مجوزہ ریزولیوشنز منظور کئے گئے۔ (بذریعہ تار)

لالہ موسیٰ میں جلسہ

لالہ موسیٰ ۲۳ر جولائی۔ جلسہ عام منعقد کر کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ اور گورنمنٹ کو بھیجے گئے۔ تفصیل بذریعہ ڈاک بھیجی جا رہی ہے۔ (بذریعہ تار)

بانکی پور پٹنہ کی مساجد میں جلسے

بانکی پور۔ ۲۳ر جولائی۔ پٹنہ کی مساجد میں جلسے منعقد کر کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (بذریعہ تار)

پشاور میں شاندار جلسے

پشاور ۲۳ر جولائی۔ جلسہ نہایت شاندار اور کامیابی کے ساتھ ہوا۔ کم از کم بیس ہزار تمام فرقوں کے لوگ شامل ہوئے۔ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (بذریعہ تار)

پشاور ۲۳ر جولائی۔ عورتوں کا بھی ایک جلسہ ہوا جو کہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ (بذریعہ تار)

شیخوپورہ میں جلسہ

۲۳ر جولائی۔ تمام مسلمانوں کا مشترکہ جلسہ کامیابی کے ساتھ جمعہ کی شام کو ہوا۔ کارروائی کی تفصیل الگ ارسال ہے۔ (بذریعہ تار)

مسلمانان کلکتہ کا جلسہ

گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ

کلکتہ:۔ ۲۲ر جولائی کو احمدیہ مشن ہال میں مسلمانوں کا ایک غیر معمولی جلسہ بصدارت مولوی ابوالطاہر محمد احمد صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔

۱۔ یہ جلسہ گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے مسلمانان صوبہ پنجاب کے ساتھ بمقدمہ راجپال جس میں ہائیکورٹ پنجاب نے غیر دانشمندانہ فیصلہ صادر کیا تھا۔ ہمدردانہ رویہ اختیار کیا۔ اس جلسہ کو امید ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب اس موقعہ کے مناسب ایسے وسایل اختیار کریگی۔ جن سے بزرگان دین کی زندگیوں پر گندے اور توہین آمیز حملوں کا قطعی انسداد ہو سکے۔ یہ جلسہ امید رکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب مسلمانوں کو صوبہ کی حکومت میں ان کا واجبی حصہ دیکر اپنے غیر جانبدارانہ رویہ کا اظہار کرے گی یعنی ان کے تناسب آبادی کے لحاظ سے مختلف پبلک باڈیوں مثلاً لوکل بورڈوں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں۔ اور لیجیسلیٹو کونسلوں اور پبلک سروس کی تمام شاخوں میں ان کے حقوق کو مد نظر رکھکر اسامیاں ریزرو رکھے گی۔ جن کو ہندوؤں نے غصب کر رکھا ہے۔

۲: یہ جلسہ پنجاب کے ہندوؤں کی اس توہین آمیز جنگ کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جو انہوں نے مسلمانوں کے برخلاف چھیڑی ہوئی ہے۔ اور حضور وائسرائے اور گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت میں زور سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ بھی اس موقعہ کے مناسب کارروائی کرے۔ اور ایسے وسایل اختیار کرے۔ جن سے آئندہ کے واسطے بانیان دین کی زندگیوں پر ان ناپاک حملوں کا دروازہ بند ہو جائے۔ جو ہندو لوگ کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی پنجاب۔ اور بنگال۔ اور سرحدی صوبے کی حکومت میں مسلمانوں کو ان کا جائز حصہ دلوایا جائے۔ اور ریفارم سکیم کے معیار کی توسیع صوبہ سرحدی میں بھی کی جائے۔

۳: یہ جلسہ تمام مسلمانان ہندوستان کی خدمت میں بڑے زور سے عرض پرداز ہے۔ کہ وہ اس موقعہ کی نزاکت کو محسوس کریں۔ اس وقت ہندوؤں کے ایک نہایت معاند فرقے نے مسلمانوں کے برخلاف ایک ناپاک اتحاد قائم کیا ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ سب ملکر مقابلہ کریں۔ اور باہمی اختلافات کو چھوڑ دیں۔ اور تمام معاملات میں ہندوؤں سے چھوت کریں۔ جس طرح ہندو مسلمانوں سے کرتے ہیں۔ اور یہ چھوت ایک اقتصادی اور محافظانہ رنگ میں ہو۔ (بذریعہ تار)

نارووال میں جلسہ

نارووال ۲۳ر جولائی: تمام مسلمانوں کا نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ تمام قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔ (بذریعہ تار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۹ **اخبار الفضل قادیان** مورخہ ۱۹۲۳

مسلمان اپنی زندگی کا ثبوت عمل سے دیں

پہلے سے بھی زیادہ چوکس رہنے کی ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی تجویز کے مطابق **۲۳ جولائی** کو مسلمانوں نے ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک جلسے کئے۔ اور بڑی شان اور شوکت سے کئے۔ ان جلسوں میں متحدہ و متفقہ قرار دادیں منظور کیں۔ اور بڑی اہم اور ضروری قرار دادیں منظور کیں۔ ان قرار دادوں پر پورے طور سے عمل کرنے کے اقرار کئے۔ اور بعض مجمعوں میں سے گئے۔ ہر مناسب اور موزوں رنگ میں اپنے جوش ظاہر کئے۔ اور بڑی خوبی اور عمدگی سے ظاہر کئے۔ لیکن یہ سب کچھ صرف اس بات کی علامت ہے۔ کہ مسلمانوں نے جو صدیوں سے غفلت کی نیند سو رہے تھے۔ کروٹ بدلی ہے۔ اور خمار آلود آنکھیں مل مل کر بیدار ہونے کی کوشش کر رہے ہیں یا یہ کہ ان میں زندگی کی روح باقی ہے۔ اور وہ زندہ قوم بن سکتے ہیں۔ آگے یہ کہ وہ بیدار ہو بھی چکے ہیں۔ یا زندہ قوم کہلا بھی سکتے ہیں۔ اس کا فیصلہ قریب ترین مستقبل کرےگا۔ جبکہ وہ میدان عمل میں اتر کر اس بات کا ثبوت پیش کرینگے۔ کہ ۲۳ جولائی کو انہوں نے جو جو اقرار کئے ان کے وہ پورے پورے پابند ہیں۔ اور ان پر عمل پیرا ہونا اپنا مذہبی اور قومی فرض سمجھتے ہیں۔

مسلمانان پنجاب کو خصوصاً اور تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو عموماً یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ زبانی قول و اقرار خواہ وہ کس قدر ہی جوش اور سرگرمی کے ساتھ کئے جائیں۔ اور کتنے ہی اجتماعوں میں کئے جائیں۔ اس وقت تک قطعاً فائدہ مند نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ ان پر مخلصانہ اور صادقانہ طور پر عمل نہ کیا جائے۔ اور اپنے اقوال کی تصدیق اپنے اعمال سے نہ پیش کی جائے۔ اب اگر خدانخواستہ مسلمان ان قرار دادوں پر جو انہوں نے ۲۳ جولائی کے جلسوں میں اپنے اوپر آپ عائد کی ہیں۔ اسی جوش اور سرگرمی سے عمل نہ کریں۔ جس جوش کا اظہار انہوں نے اس وقت تک کیا ہے۔ تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ دشمنان اسلام سمجھ لیں گے۔ مسلمانوں سے قوت عمل بالکل سلب ہو چکی ہے۔ اور ان کا جوش و خروش ہانڈی کے ابال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

اس سے مسلمانوں کو مٹانے اور برباد کرنے کے لئے ہندوؤں کے حوصلے جو پہلے ہی بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ جس قدر بڑھ سکتے اور جیسے خطرناک نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ ان کے متعلق کسی تشریح و تفصیل کی ضرورت نہیں۔

اسوقت نہ صرف ہندوؤں پر بلکہ تمام دنیا پر مسلمانوں نے ظاہر کر دیا ہے کہ ان میں زندگی کی روح پائی جاتی ہے۔ اور وہ زندہ رہنے کیلئے پوری جدوجہد کرنے کیلئے ہر طرح آمادہ و تیار ہیں۔ لیکن اس سے جہاں مسلمانوں کے بدخواہ حیران و ششدر ہو رہے ہیں۔ یقیناً وہاں وہ اپنی مخالفانہ اور مخاصمانہ کوششوں میں بہت زیادہ اضافہ کرنے کی فکر میں ہونگے۔ اور اپنے ناپاک منصوبوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی ساری قوت اور پورا زور صرف کر دینگے۔

پس ۲۳ جولائی کے عظیم الشان جلسے کرنے اور قومی و ملی اغراض کے متعلق مسرت انگیز اور خوش کن اتحاد کے مناظر پیش کرنے کے بعد مسلمانوں کے لئے پہلے سے بھی زیادہ ہوشیار اور چوکس ہو جانا ضروری ہے۔ اور اپنی زندگی کے متعلق انہوں نے جو تازہ پروگرام تجویز کیا ہے اس کے ایک ایک عنوان پر عمل کرنا لازمی۔

ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان نہ صرف خود غفلت کی نیند نہیں سوئینگے۔ بلکہ ساری دنیا کو بیدار کرنے اور اسلام کے جھنڈے کے نیچے لانے کیلئے ہر وقت اور ہر حالت میں سرگرم عمل رہینگے ؛

مالابار میں شدھی کا جال

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کو مالابار سے حال میں ایک مکتوب پہنچا ہے۔ جس میں تحریر ہے "مہاشہ ہنسراج صاحب کی زیر نگرانی مالابار میں کام شروع کرنے کے لئے ایک آریہ پرچارک بدھو نام کو چالیس ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔ لاہور ڈی۔ اے۔ وی کالج کے ایک پروفیسر لیکچر دیتے ہوئے مالابار میں گشت لگا چکے ہیں۔ آریوں کا تبلیغی مرکز فی الحال پال گھاٹ قرار پایا ہے۔ جو ضلع مالابار کی ایک تحصیل ہے۔ مالابار میں کئی لاکھ کی تعداد میں ... نام ایک قوم ہے۔ جو اگرچہ ہندو مذہب کی رو سے ادنیٰ ہے۔ مگر تعلیم و تہذیب میں کئی اعلیٰ مذہبی اقوام سے بھی اعلیٰ ہے۔ نیز دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ آریہ سماج کی بہت تبلیغ زیادہ تر یہی قوم ہے۔" چونکہ آریوں کے پاس روپیہ کی کمی ہے۔ اور نہ آدمیوں کی۔ اسلئے جا بجا یہ مشنری کا جال پھیلا دیتے ہیں۔ مالابار ایک دور افتادہ علاقہ ہے۔ لیکن آریہ وہاں بھی پہنچ چکے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے حکم ماتحت اس علاقہ کے احمدی ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس مقابلہ کے لئے چند ایک آدمی اور وہ بھی ظاہری سامان سے تہی دست کافی نہیں۔ تمام مسلمان جو ادنیٰ اقوام ہند میں تبلیغ اسلام کرنیکا اقرار ۲۳ جولائی کے جلسوں میں کر چکے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ ایسے علاقوں میں منظم تبلیغ کا انتظام کریں۔ یا جماعت احمدیہ کے تبلیغی فنڈ کو مضبوط بنانے میں حصہ لیں۔ تاکہ ہر جگہ آریوں کا پورا پورا مقابلہ کیا جا سکے ؛

ایک علاقہ میں مسلمان دوکانداروں کیلئے موقعہ

ہمارے ایک بھائی جنہوں نے چند ہی ماہ ہوئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک کے ماتحت اپنے گھر کا اثاثہ فروخت کر کے ایک علاقہ میں دوکان کھولی تھی۔ حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

"خدا نے اس علاقہ میں پہنچتے ہی اپنا فضل و کرم کر دیا۔ اور کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب و دیگر صوبجات کا عمل

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان ہند کے قومی و ملی اتحاد کے خوشکن مناظر

کوٹ قیصرانی میں جلسہ

تونسہ۔ ۲۳ر جولائی۔ کوٹ قیصرانی کے مسلمانوں نے ۲۲ر جولائی کو جمع ہو کر حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

(۱) بزرگان مذاہب کی عزت برقرار رکھنے کا گورنمنٹ انتظام کرے۔ (۲) راجپال اور ورتمان کے مقدمے میں مسلمانوں کے ساتھ گورنر صاحب بہادر کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ (۳) ہائی کورٹ میں ایک مسلمان بیرسٹر کو جج مقرر کیا جائے۔ (۴) مسلمانوں کو تناسب آبادی کے لحاظ سے عہدے ملیں۔ (۵) ایڈیٹر و مالک مسلم آؤٹ لک اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور غازی عبدالرحمٰن وغیرہ کو رہا کیا جائے۔

ان ریزولیوشنز کی نقول گورنر بہادر کی خدمت میں بھیجی گئیں۔ (بذریعہ تار)

الہ آباد میں جلسہ

گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ

الہ آباد۔ ۲۳ر جولائی۔ ۲۲ر جولائی کو جلسہ ہوا۔ متعدد مساجد کے علاوہ دوسرے لوگ موجود تھے۔ عنایت محمد خان صاحب غوری نے بھوشہ کی[?] جامع مسجد میں پرجوش لیکچر دیا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام پڑھا گیا۔ بالاتفاق پاس ہوا۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کے صلے میں گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جاوے۔ توہین آمیز لٹریچر کی دل آزاریوں کو مطعون کیا گیا۔ پیغمبروں کی توہین کے انسداد کے لئے گورنمنٹ سے آرڈیننس کی درخواست کی گئی۔ ایڈیٹر اور مالک مسلم آؤٹ لک کو رہا کیا جائے۔

جہاں مسلمانوں کا مشترکہ مذہبی معاملہ ہو۔ وہاں باہمی امداد اور وحدت کے رشتے میں منسلک ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ (بذریعہ تار)

چارسدہ کے مسلمانوں کا جلسہ

۲۳ر جولائی۔ چارسدہ۔ (۱) مسلمانان چارسدہ کا یہ جلسہ مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ کے اس غیر منصفانہ فیصلہ کے خلاف جو اس نے کتاب راجپال کے مقدمہ کے متعلق کیا۔ اپنے افسوس اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کو پریوی کونسل میں پیش کر کے اس کو مسترد کرائے۔ (۲) یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ایڈیٹر مسلم آؤٹ لک و پرنٹر و پبلشر کی باقیماندہ سزا کو منسوخ کر دے۔ کیونکہ انہوں نے مسلم آؤٹ لک کے مضمون کے ذریعہ تمام مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی۔

یہ جلسہ گورنمنٹ آف انڈیا سے نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتا ہے۔ کہ رنگیلا رسول۔ ویچتر جیون۔ ورتمان وغیرہ رسالوں کی اشاعت نے چونکہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔ لہذا گورنمنٹ ایسی تحریروں کے خلاف بہت جلد کسی آرڈیننس کا نفاذ فرمائے۔ جس کی بناء پر ایسی گندی کتابوں کے مصنفوں کو سزا دی جا سکے۔ ورنہ ایسے کروڑ مسلمانوں کے اندر ایسی حالت پیدا کر دینگے۔ جس میں کہ وہ اپنے مذہبی احکامات کی پیروی میں سخت سے سخت کارروائی کریں۔ (بذریعہ تار)

بٹالہ میں عظیم الشان جلسہ

بٹالہ میں ایک جلسہ عامۃ المسلمین کا ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء کو بوقت ۹ بجے رات منعقد ہوا جس میں احمدی۔ حنفی۔ اہل حدیث شیعہ۔ اور مجلس خلافت کے ممبر غرضیکہ تمام فرقہائے اسلام کے نمائندے کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ تعداد قریباً ۲۰۰۰ تھی۔

چونکہ مجلس خلافت کے کارکنوں نے اپنے علیحدہ جلسہ کے لئے نماز جمعہ کے بعد وقت مقرر کر رکھا تھا۔ اس لئے انجمن احمدیہ بٹالہ کو مجبوراً اپنا وقت نماز عشاء کے بعد ۹ بجے مقرر کرنا پڑا۔ یہ جلسہ ٹھیک ۹ بجے شروع ہو کر قریباً ½ ۱۰ بجے رات تک ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

صدر جلسہ سید فقیر حسین صاحب بخاری ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول بٹالہ منتخب ہوئے۔ ان کی مختصر افتتاحی تقریر کے بعد جس میں انہوں نے نہایت قابلیت سے جلسے کے اغراض و مقاصد بتا کر حضار کو اطمینان اور سکون سے بیٹھنے کے لئے کہا۔ حسب ذیل ۹ ریزولیوشن پیش ہو کر بالاتفاق پاس ہوئے۔

(۱) جلسہ مسلمانان بٹالہ کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ ان ناپاک حملوں کے کلی انسداد اور سدباب کے لئے جو انبیاء کرام اور بزرگان ملل و ادیان کی ذات پر ہوں ایک مستقل اور مکمل قانون کا فوری طور پر اعلان فرمایا جائے۔ اگر ایسے کسی قانون کے نفاذ کا فوری طور پر انتظام نہ ہو سکے۔ تو جناب حضور وائسرائے بہادر بالفعل کوئی عارضی قانون ہی نافذ فرمایا جائے۔ (۲) یہ جلسہ یہ بھی تجویز کرتا ہے۔ کہ اسلامی متحدہ مسائل میں سب مسلمان مل کر کام کریں۔ (۳) چونکہ پنجاب ہائی کورٹ میں اسلامی عنصر بہت کم ہے۔ اس کو مضبوط کرنے کے لئے اس جلسے کی یہ درخواست ہے۔ کہ کم از کم پنجاب کے مسلمان بیرسٹروں میں سے ایک مستقل جج فوراً مقرر فرمایا جائے (۴) مسلمانوں کی آبادی پنجاب میں ۵۵ فیصدی ہے۔ لیکن ان کو ملازمتیں ۸ فیصدی بھی نہیں ملتیں۔ اس لئے یہ جلسہ گورنمنٹ عالیہ سے التجا کرتا ہے۔ کہ جلد سے جلد اس نقص کا ازالہ کیا جائے۔ اور پنجاب اور دہلی میں مسلمانوں کو کم سے کم ۵۰ فیصدی عہدے دیئے جائیں۔ اور سرحدی صوبہ میں ۸۰ فیصدی۔ (۵) چونکہ اہل ہنود مسلمانوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور خوردنی اشیاء کے معاملہ میں ان سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ مسلمان قطعاً ان چیزوں سے پرہیز کریں۔ جن کی تیاری میں کسی ہندو کا ہاتھ لگا ہو جب تک وہ سب مسلمانوں کو اس پر عامل نہ بنالیں۔ (۶) مسلمانوں کی تمدنی اور اقتصادی حالت کی اصلاح کے لئے ہر قصبہ اور گاؤں میں اسلامی دوکانیں کھلوائی جائیں۔ اور ہر ایک مسلم کا یہ مذہبی فرض قرار دیا جائے۔ کہ وہ حتی الوسع انہی سے سودا لیں اور ہندوؤں سے نہ لیں۔ (۷) تبلیغ کے کام کو ہر ایک علاقہ میں وسیع کیا جائے۔ اور اونی اور اچھوت اقوام کو حلقہ اسلام میں لانا ہر طبقہ کے مسلمان لوگ اپنا مذہبی اور قومی فرض شمار کریں۔ (۸) ۱۴ر جون ۱۹۲۷ء کے مسلم آؤٹ لک میں جو آرٹیکل "مستعفی ہو جاؤ" کے عنوان سے شائع ہوا تھا وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درحقیقت سات کروڑ مسلمانوں کے جذبات کا آئینہ تھا۔ وہ ایڈیٹر کا صرف ذاتی خیال نہ تھا۔ علاوہ ازیں وہ رسول کریم صلعم کی کامل محبت کے ماتحت لکھا گیا تھا۔ اس لئے یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ سید دلاور شاہ صاحب بخاری ایڈیٹر اور مولوی نور الحق صاحب مالک اخبار مسلم اوٹ لک کو رہا فرما دیں۔ (۹) چونکہ مجلس خلافت پنجاب نے گورنمنٹ کے منشاء کے ماتحت سول نافرمانی سے ہاتھ اٹھا لیا ہے۔ یہ جلسہ استدعا کرتا ہے۔ کہ از راہ کرم گورنمنٹ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور خواجہ عبدالرحمن غازی اور دیگر مجلس خلافت کے کارکنوں کو جو اس تحریک کی وجہ سے نظر بند ہیں۔ آزاد کر دیا جائے۔

مسلمانان چکوال کا جلسہ

چکوال ۲۳ر جولائی۔ چکوال کے مسلمانوں نے ۲۲ر جولائی کو ایک جلسہ عام میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

(۱) چکوال کے مسلمانوں کا یہ جلسہ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے مقدمۂ راجپال کے فیصلے پر اظہار ہمدردی کیا۔ اور زور سے عرض پرداز ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسی تدابیر اختیار کرے۔ جس سے بانیان مذاہب پر سفیہانہ حملے رک جائیں۔ (۲) یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ مسلم اوٹ لک کے ایڈیٹر اور پرنٹر کو رہا کر کے مسلمانوں کو ممنون احسان فرمائے۔ کیونکہ انہوں نے جو مضمون لکھا غیرت مذہبی کے ماتحت لکھا۔ (۳) چونکہ سول نافرمانی ملتوی کر دی گئی ہے۔ اس لئے ممبرات خلافت کو بھی رہا کر دیا جائے۔ (۴) یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ پنجاب اور دہلی میں کم از کم پچاس فی صدی اور صوبہ سرحدی میں ۸۰ فیصدی اسامیاں مسلمانوں کو دی جائیں۔ (۵) پنجاب کے بیرسٹروں میں سے کسی بیرسٹر کو فوراً مستقل جج مقرر فرمایا جائے۔ کیونکہ لاہور ہائی کورٹ میں مسلمان ججوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ (۶) یہ جلسہ مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ جس طرح ہندو ان سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ وہ بھی اسی طرح ان سے چھوت چھات کریں اپنی دوکانیں کھلوائیں۔ اور اپنی ضروری اشیاء انہی سے خریدیں۔ تبلیغ کے ذریعے سے اور نئے اقوام کو اپنے ساتھ ملائیں سیاسی اور تمدنی معاملات میں جو سب مسلمانوں سے متعلق ہوں مل کر کام کریں۔ (۷) چونکہ مسلمان شادی اور مرگ کے موقعہ پر فضول خرچی کرتے ہیں۔ اور سودی قرضے لیتے ہیں۔ اس لئے یہ جلسہ اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ تمام رسومات کو ترک کر دیا جائے۔ اور سودی قرضہ بالکل نہ لیا جائے۔ فضول مقدمات نہ کئے جائیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو مسلمان وکیل کئے جائیں۔ (بذریعہ تار)

لاہور کے عظیم الشان جلسہ کے دلچسپ حالات

لاہور ۲۲ر جولائی۔ میں ۸ بجے شام شاہی مسجد میں پہنچا۔ یہاں عشاء کی نماز ہو رہی تھی۔ اور لوگ جوں جوں آتے جاتے تھے شریک نماز ہوتے جاتے تھے۔ کچھ لوگ مسجد کے باہر باغیچہ میں ڈیرے ڈالے پڑے تھے۔ اس وقت کی حاضری دلشکن تھی۔ دل میں اضطراب پیدا ہوا۔ آخر ابھی نماز ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ جھنڈ کے جھنڈ لوگوں کے ٹولے آنا شروع ہوئے۔ اور یہ سلسلہ متواتر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ تین جماعتیں مسجد میں ہوئیں۔ اور آخر مسجد میں خدا کے فضل سے اتنا بڑا ہجوم ہو گیا۔ کہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ خلافت والوں کے جلسے بھی دیکھے۔ مگر جس قدر بھاری اجتماع آج شاہی مسجد میں ہوا۔ میں نے پہلے نہیں دیکھا۔ عام اندازہ ساٹھ ستر ہزار کا تھا۔

۹ ½ بجے مولانا محمد علی معہ اپنے برادر بزرگ خان صاحب ذوالفقار علی صاحب موٹر میں تشریف لائے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہوئیں۔

جلسہ کی کارروائی دس بجکر ۲ منٹ پر شروع ہوئی۔ خان صاحب ذوالفقار علی صاحب نے صدر جلسہ کے لئے مولوی محمد علی صاحب کا نام پیش کیا۔ لوگوں نے تائید کی۔ اور اس طرح مولوی محمد علی صاحب صدر جلسہ مقرر ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید جناب حافظ روشن علی صاحب نے کی جس کے بعد خطبہ صدارت مولوی محمد علی صاحب نے پڑھنا شروع کیا۔ انہوں نے کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ لیا۔ اور ایک لمبی تقریر کی۔ خلافت کمیٹی کے اختلافات کا ذکر آ گیا۔ تو ایک شخص بولا "یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا"۔ اس پر چاروں طرف سے سی آئی ڈی۔ سی آئی ڈی۔ کی آوازیں آنے لگیں۔ اور وہ بیچارہ شرمندہ ہو کر سر نہ اٹھا سکا۔ مولانا نے بھی اس امر کی ذرا تفصیل سے تشریح کر دی۔ اور کہا کہ میں تو ابھی ظفر علی خان کے ہاں سے کھانا کھا کر آیا ہوں۔ اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے تحفظ کے لئے بھی ہم ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ تو پھر ہم سے بُرا اور کون ہو سکتا ہے۔

دوران تقریر میں دو تین مرتبہ اور بھی بعض شرارتی لوگ جو کسی غرض کے واسطے بھیجے یا لائے گئے تھے بولے۔ مگر اللہ کا احسان ہوا۔ کہ پبلک نے بھی اور خود صاحب صدر نے بھی حکمت سے ان پر قابو پا لیا۔ اور وہ لوگ آہستہ آہستہ دبتے چلے گئے۔

خواجہ دل محمد صاحب ایم۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور پہلے ریزولیوشن کے محرک تھے۔ وہ کھڑے ہوئے۔ اور نہایت صاف شستہ اور زوردار مؤثر تقریر کی۔ اور نہایت خوبی سے ریزولیوشن نمبر ۱ پیش کیا۔ جو اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

دوسرا ریزولیوشن سید امداد علی شاہ صاحب رکن مجلس عاملہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس و جنرل سکرٹری جعفریہ ایسوسی ایشن نے نہایت عمدگی سے پیش کیا۔ اور بہت پرجوش پیرایہ اور جوشیلے الفاظ میں اپنا ما فی الضمیر اور مضمون ریزولیوشن بیان کیا۔ جس کی تائید سید غلام حسین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی نے کی۔ اور ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہو گیا۔

حکیم محمد حسن صاحب قرشی نے تیسرا ریزولیوشن پیش کیا۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے اپنی تقریر کو نبھایا۔ ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہو گیا۔

خان ذوالفقار علی خان صاحب۔ ڈاکٹر نور محمد صاحب حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی غلام مرشد صاحب۔ شیخ عزیز الدین صاحب نے الگ الگ ریزولیوشنز پیش کئے۔ اور اتفاق رائے سے پاس ہوئے

اخیر میں حضرت خلیفۃ المسیح کا مضمون سنایا گیا جس کے متعلق میں اکثر کو کہتے سنا کہ یہی کام کی باتیں ہیں لوگ جوش میں آ کر مرنے مارنے پر آمادہ کر لینا کوئی مشکل کام نہیں۔ اگر کوئی مشکل کام ہے۔ تو یہ ہے۔ جو آج کے جلسہ میں پیش ہوا۔

مسلمانان کلکتہ کا بے نظیر اجتماع

(از نامہ نگار الفضل)

موجودہ حالات اور واقعات نے مسلمانوں میں جس قدر جوش پیدا کر دیا ہے۔ اس کا اندازہ ایک طرف تو ۲۲ر جولائی کے جلسہ سے اور دوسری طرف ہندوستان کے دوسرے سرے پر کلکتہ میں جو جلسہ ہوا اس سے لگائیے۔ کلکتہ کے جلسہ کے مختصر حالات الفضل کے نامہ نگار نے بھیجے ہیں۔ یہ خبر کلکتہ میں آگ کی طرح پھیل گئی کہ ۲۲ر جولائی کے جلسہ کا اعلان ہو چکا تھا۔ کہ اتوار کو یاد رکھئے تمام مسلمان اپنی دوکانیں اور کاروبار بند کر کے ٹاؤن ہال کے جلسہ میں شریک ہو جائیں۔ ابھی یاد رکھئے ہی تھے کہ مسلمانوں کی دوکانیں اسطرح بند ہونی شروع ہو گئیں کہ گویا حشر برپا ہو گیا۔ کلکتہ شہر بالکل سنسان اور ویران نظر آنے لگا۔ کیونکہ اتوار کا دن تھا۔ اکثر وجہ سے غیر مذاہب والوں کی دوکانیں بھی بند تھیں۔ اب جدھر نظر اٹھاؤ مسلمانوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں جو ہزاروں آدمیوں کی تعداد پر مشتمل تھیں اللہ اکبر کے نعرے لگاتی ہوئی ٹاؤن ہال کی طرف جا رہی تھیں ہر ٹولی کے ساتھ دو دو جھنڈے تھے جن کے اوپر چاند تارا بنا ہوا تھا۔ جب میں ٹاؤن ہال میں پہنچا تو ٹاؤن ہال کے سامنے کا میدان بھر گیا تھا جمع میں سی آر داس کے ماتم کے دن سے کم لوگ نہ ہونگے۔ حالانکہ اس ماتمی جلوس میں ہندو مسلمان دونوں شامل تھے۔ غرض ایسی نظیر آج تک کلکتہ کے ٹاؤن ہال میں نہیں دیکھی گئی ایک لاکھ سے زائد آدمی ہونگے۔ ٹاؤن ہال میں جب میں پہنچا تو مجھے صدر جلسہ نظر آتا تھا اور نہ تقریر کرنے والا۔ سخت گرمی تھی مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گرمی لوگوں کو محسوس ہی نہیں ہوتی۔ ہندو غیرہ بھی موجود تھے۔ اس قدر آج تک میں نے مسلمانوں کا اجتماع کلکتہ میں نہیں دیکھا۔ حالانکہ میں کلکتہ میں ۱۲۔۱۵ سال سے رہتا ہوں۔ ٹاؤن ہال کی ہر دیوار پر اور اسکے باہر بھی سکوائر اور پارک تک حضرت امام حسین کا ماتم ہو رہا تھا۔ جیسے کہ اب اسلام کی زندگی چاہتے ہیں۔ لوگ بڑے شوق سے ہر طرف دیکھ رہے تھے۔ جلسہ نہایت ہی پرامن رہا کوئی شور و غل نہیں ہوا لیڈران قوم میں سے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد غائب تھے۔ مولانا اکرم خان ایڈیٹر محمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضافات قادیان کے پٹھانوں کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بصدارت چودھری شیر محمد صاحب راجپوت ساکن بیری ضلع گورداسپور میں جلسہ ہوا۔ بیری، چھیچھاٹ، کرمی افغاناں، اولکھ، وسوچ، میانی، ملاں، دھگڑ، کوٹ خان محمد، شینہ بھٹی، ریکیں پور، خوشحال پور کے مسلمان جمع ہوئے۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (بذریعہ ڈاک)

پٹھانکوٹ میں مسلمانوں کا اجتماع

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بعد نماز جمعہ مسجد قاضیاں میں مسلمانان پٹھانکوٹ کا جلسہ زیر صدارت شیخ محمد طفیل صاحب میونسپل کمشنر قرار پایا جس میں تمام سرکردہ اصحاب شامل تھے۔ صدر جلسہ نے محضر نامہ کا مضمون پیش کر کے مفصلہ ذیل ریزولیوشنز کی طرف سامعین کو توجہ دلائی۔

(۱) مذہبی رہنماؤں کی ہتک کا انسداد کیا جائے۔

(۲) پنجاب کے بیرسٹروں میں سے ہائی کورٹ کا ایک جج مقرر کیا جائے۔ اور سر شادی لعل کے بعد اسے چیف جسٹس بنایا جائے۔

(۳) پچپن فی صدی آبادی کے حساب سے مسلمانوں کو ملازمتیں ملنی چاہئیں۔

(۴) اسلامی لیڈر جو حال ہی میں گرفتار کئے گئے ہیں آزاد کئے جائیں۔

(۵) گورنمنٹ عالیہ کا شکریہ ادا کیا جائے۔

تمام ریزولیوشن متفق آراء سے پاس ہوئے۔ اور تمام اصحاب نے محضر نامہ پر دستخط کر کے ہمدردیٔ اسلام کا ثبوت دیا۔ (بذریعہ ڈاک)

مسلمانانِ قصور کا جلسہ

۲۳ جولائی بعد نماز جمعہ زیر صدارت مرزا محمود بیگ صاحب احمدی رئیس قصور جلسہ منعقد ہوا جس میں علاوہ احمدی جماعت کے دیگر مسلمانانِ قصور بھی موجود تھے۔ حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) ہم مسلمانانِ قصور گورنمنٹ پنجاب سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ کے لئے ایسا انتظام کرے۔ کہ بزرگان دین کی ہتک نہ کی جاسکے۔

(۲) ہم مسلمانانِ قصور گورنر صاحب اور گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کتاب رنگیلا رسول کے فیصلہ پر مسلمانوں کی دلجوئی فرمائی۔ اور وعدہ کیا۔ کہ وہ ہر طرح اس فیصلے کو مسترد کرانے یا قانون میں تبدیلی کرانے کی کوشش کرینگے۔ اور اب ورتمان کے مقدمہ کو ہائیکورٹ میں منتقل کرا کر اس کا جلد فیصلہ کرانے کی کوشش سے مزید دلجوئی کی ہے۔

(۳) ہم مسلمانانِ شہر قصور عہد کرتے ہیں۔ کہ ان چیزوں میں جن میں ہندو مسلمانوں سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ ہندوؤں سے پوری چھوت چھات کریں گے۔ اور صبر نہ کریں گے۔ جب تک تمام مسلمانوں کو اس کا عامل نہ کرالیں گے۔

(۴) ہم مسلمانانِ قصور ریزولیوشن پاس کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی تمدنی اصلاح کے لئے ہر جگہ مسلمان دوکانیں کھلوائی جائیں۔ اور مسلمان حتی الوسع ان سے سودا خریدیں۔ اسی طرح مسلمان ہندوؤں سے سودا نہ لیں۔ اور مسلمان وکلاء کے پاس اپنے مقدمات لیجایا کریں۔

(۵) تبلیغ کے کام کو ہر علاقہ میں وسیع کیا جائے۔ اور مسلمانوں کو تحریک کی جائے۔ کہ وہ ادنےٰ اقوام کو مسلمان بنانے میں پوری مدد دیں۔

(۶) اسلامی متحدہ مسائل میں سب مسلمان فرقے ملکر کام کریں۔

(۷) ہم مسلمانانِ شہر قصور گورنمنٹ سے التجا کرتے ہیں کہ ہائیکورٹ میں اسلامی عنصر بہت کم ہے۔ اس کو مضبوط کیا جائے۔ اور کم سے کم ایک مسلمان جج پنجاب کے بیرسٹروں میں سے فوراً مستقل جج کے طور پر مقرر کیا جائے۔

(۸) مسلمانوں کی آبادی پنجاب میں ۵۵ فیصدی ہے۔ لیکن ان کو ملازمتیں آدھی بھی نہیں ملتیں۔ اس لئے ہم گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد اس نقص کا ازالہ کرے۔ اور پنجاب اور دہلی میں مسلمانوں کو کم سے کم نصف عہدے دے۔ اور سرحدی صوبہ میں ۸۰ فیصدی۔

(۹) ہم مسلمانانِ شہر قصور درخواست کرتے ہیں۔ کہ چونکہ مسلم آوٹ لک کے ایڈیٹر نے مقدمہ راجپال کے متعلق جو کچھ لکھا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں لکھا تھا۔ اور غیر معمولی حالات میں لکھا تھا۔ اس لئے گورنمنٹ مالکان اخبار مسلم آوٹ لک اور ایڈیٹر کو بہت جلد رہا کر کے مسلمانوں کو شکریہ کا موقعہ دے۔

(۱۰) چونکہ سول نافرمانی خلافت کمیٹی نے گورنمنٹ کے منشاء کے ماتحت ترک کر دی ہے۔ اور اس طرح گورنمنٹ کو امن قائم رکھنے میں بہت مدد دی ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری غازی عبدالرحمن صاحب اور دیگر خلافت کے کارکنوں جو اس تحریک کی وجہ سے قید خانہ میں ہیں۔ رہا کر دیا جائے۔ (بذریعہ ڈاک)

اوکاڑہ میں جلسہ

مسلمانانِ اوکاڑہ کا جلسہ جس میں احمدی اور غیر احمدی سب شامل تھے۔ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد اوکاڑہ میں بصدارت شیخ محمد صدیق صاحب میونسپل کمشنر بحاضری قریباً دو ہزار ہوا جس میں مجوزہ ریزولیوشنز پیش ہو کر پاس ہوئے۔ (بذریعہ ڈاک)

مسلمانانِ منصوری کا عظیم الشان جلسہ

مسلمانانِ منصوری کا ایک عظیم الشان جلسہ جس میں تمام فرقوں کے لوگ شامل تھے۔ زیر اہتمام مجلس تنظیم جامع مسجد میں منعقد ہوا اور ذیل کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) مسلمانانِ منصوری نے ۱۹ جون کے اجتماعی جلسے میں گورنمنٹ سے یہ درخواست کی تھی۔ کہ وہ مسلم آوٹ لک کے ایڈیٹر اور مالک کو رہا کر دے۔ کیونکہ انہوں نے ساری مسلمان قوم کے جذبات کی ترجمانی کی تھی۔ مگر ایک ماہ گذر چکا ہے۔ گورنمنٹ نے اب تک کوئی ایکشن نہیں لیا۔ لہذا یہ جلسہ ادب سے گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کرتا ہے۔ کہ ان کو فوراً رہا کر دے۔

(۲) چونکہ پنجاب خلافت کمیٹی نے گورنمنٹ اور دوسرے مسلمانوں کے ارشاد کے مطابق سول نافرمانی کو ملتوی کر دیا ہے۔ اور اس طرح قیام امن میں گورنمنٹ کی مدد کی ہے۔ یہ جلسہ درخواست کرتا ہے۔ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور غازی عبدالرحمن صاحب اور دیگر ممبران خلافت کو رہا کر دے۔

(۳) چونکہ جسٹس دلیپ سنگھ نے رنگیلا رسول کے پبلشر کو رہا کر کے اور قانون کے ایسے غلط معنی کر کے جو ان سے پہلے آج تک کسی جج نے نہیں کئے۔ تمام مسلمانوں کے اعتماد کو کھو دیا ہے۔ لہذا یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ جسٹس دلیپ سنگھ کو مستعفی ہونے پر مجبور کیا جائے۔ اور چونکہ ان کا فیصلہ قانون کے معنوں کے خلاف ہے۔ اور اس سے مسلمانوں میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ لہذا یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ایک خاص کمیشن مقرر فرمائے تاکہ وہ ان اسباب کی تفتیش کرے جن کی وجہ سے انہوں نے یہ غیر معمولی فیصلہ کیا۔

(۴) چونکہ جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلے نے جگر دوز مطبوعات کی تعداد کو بڑھا دیا ہے۔ جس سے یقیناً ہندوؤں اور مسلمانوں میں مزید نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ لہذا یہ جلسہ درخواست کرتا ہے کہ جب تک دفعہ ۱۵۳ الف کا مفہوم مسلمانوں کے موجودہ مطالبہ کو پورا کرنیوالا نہ ہو اسوقت تک آرڈیننس جاری کیا جائے۔ (بذریعہ ڈاک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چک نمبر ۱۳۱ میں کئی چکوں کے مسلمانوں کا اجتماع

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو چک ۳۱ میں مسلمانوں کا مشترکہ جلسہ عظیم زیر صدارت سید نذیر حسین شاہ صاحب ہوا جس میں چک نمبر ۱۳۱ - ۲۸ - ۳۰ - ۲۶ - ۲۴ - ۲۳ - ۳۲ چک ۴۶ وغیرہ کے مسلمان شریک ہوئے۔ اور ریزولیوشن مجریہ اخبار الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء پیش کر کے متفقہ طور پر پاس ہوئے۔ (نامہ نگار)

ڈیرہ غازیخان میں تین ہزار کا اجتماع

۲۲ جولائی۔ بعد دوپہر جلسہ مسلمانان ڈیرہ غازیخان کا مشترکہ عظیم الشان جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً ۳ ہزار کے قریب تھی۔ جلسہ ہذا زیر صدارت جناب خان صاحب غلام محمد خان صاحب سدوزئی رئیس و میونسپل کمشنر ڈیرہ غازیخان ہوا جس میں متفقہ طور پر امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ اور کچھ اور ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (خاکسار حکیم عبدالرزاق سکرٹری انجمن محافظ المسلمین ڈیرہ غازیخان)

لاہوریاں والہ میں جلسہ

۲۲ جولائی بعد نماز جمعہ مسلمانان لاہوریاں والہ چک ۲۹۱ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا جلسہ عام زیر صدارت حکیم مولوی شاہ محمد صاحب زمیندار منعقد ہوا۔ اور تجاویز بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔

مسلمانان چندوسی کا بہت بڑا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء مسلمانان چندوسی ضلع مراد آباد کا ایک بہت بڑا اجتماع جامع مسجد چندوسی میں بعد نماز جمعہ ہوا جس میں ہر فرقہ و جماعت و ہر خیال و طبقہ کے لوگ بلا استثناء شامل تھے۔ اور جس میں عام اظہار اضطراب و ناراضگی ہوا۔ اور متفقہ طور پر ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (خاکسار طفیل احمد)

بلب گڑھ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء مسلمانان بلب گڑھ کا جلسہ زیر صدارت حکیم انوار حسین صاحب احمدی منعقد ہوا۔ جس میں ہر فرقہ کے مسلمان موجود تھے۔ چند قراردادیں پیش ہو کر بالاتفاق منظور ہوئیں۔ مولوی حافظ عطاء الرحمن مبلغ مدرسہ رحمانیہ دہلی و حکیم انوار حسین صاحب احمدی نے تقریریں کیں۔ (خاکسار برکت علی شیخ از بلب گڑھ)

مسلمانان کراچی کا جلسہ

کراچی۔ ۲۳ جولائی۔ کل حسن خان باغ میں مسلمانان کراچی کا جلسہ ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق پاس کئے گئے۔ (۱) ہز ایکسلنسی گورنر صاحب پنجاب کا شکریہ ادا کیا جائے کہ انہوں نے راجپال کے مقدمہ میں مسلمانوں سے اظہار ہمدردی فرما کر ان کو مشکور کیا۔ (۲) گورنمنٹ سے استدعا کی جائے کہ وہ فوراً پنجابی مسلمان بیرسٹروں میں سے ہائی کورٹ میں ایک جج مقرر کرے۔ (۳) گورنمنٹ سے پُر زور مطالبہ کیا جائے کہ بنگال۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ اور پنجاب میں مسلمانوں کو آبادی کے لحاظ سے عہدے دیئے جائیں۔ (۴) گورنمنٹ جلد سے جلد سرحدی صوبہ میں ریفارم سکیم جاری کرے (۵) گورنمنٹ سے پُر زور مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ فوراً ایڈیٹر اور طابع و ناشر اخبار "مسلم آؤٹ لک" کو رہا کر دے۔ (۶) مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی ہندوؤں سے چھوت چھات کریں۔ (۷) مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ضرورت کے وقت تمام مسلم بھائیوں کی ہر طرح کی مدد کریں۔ (بذریعہ تار۔ از ابوالرضا و خان)

امرتسر میں دس ہزار مسلمانوں کا جلسہ

امرت سر۔ ۲۵ جولائی۔ ۲۲ جولائی کو تمام مسلمان فرقوں کے نمائندوں نے جن کی تعداد پندرہ تھی۔ امرتسر کے انجمن باغ میں مسلمانوں کا جلسہ مدعو کیا۔ قریباً دس ہزار آدمی بعد نماز مغرب جمع ہوئے۔ صدر جلسہ بابو میراں بخش صاحب پلیڈر نے شروع میں بیان کیا۔ کہ ہماری غرض اس بات کا اعلان کرنا ہے۔ کہ ہم مسلمان قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے نہایت استقلال کے ساتھ اپنے حقوق کا مطالبہ کریں گے۔ مسٹر عبدالمجید صاحب قرشی ایڈوکیٹ اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے پُرجوش تقریریں کیں۔ تمام قراردادیں صاحب صدر کی طرف سے پیش کی گئیں۔ پہلی قرارداد جس کا مطلب یہ تھا کہ گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جائے۔ کیونکہ اس ہمدردانہ روش کے جو اس نے اس مشکل کے وقت مسلمانوں کے معاملے میں اختیار کی ہے۔ واپس لینی پڑی۔ اس لئے کہ چند خلافتیوں نے اس کی مخالفت کی۔ باقی تمام قراردادیں بالاتفاق پاس کی گئیں۔

جو یہ ہیں۔ (۱) گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ آئندہ بانیان دین پر توہین آمیز حملے کرنا ناممکن امر بنا دے۔ (۲) ہائی کورٹ میں اسلامی عنصر کو مضبوط کیا جائے۔ اور ملازمتوں میں مسلمانوں کے نمائندے تناسب آبادی کے لحاظ سے ہوا کریں۔ یعنے پنجاب اور دہلی میں ۵۵ فیصدی اور صوبہ سرحد میں ۸۰ فی صدی۔ (۳) مسلم آؤٹ لک کے ایڈیٹر اور مالک کو رہا کر دیا جائے۔ کیونکہ مقدمہ راجپال کے فیصلے میں جو مضمون لکھا گیا۔ وہ غیر معمولی حالات میں لکھا گیا تھا۔ اس قرارداد میں اس امر کی بھی سفارش کی گئی۔ کہ کارکنان خلافت کو رہا کر دیا جائے۔ جس سے موجودہ بے لطفی جو پیدا ہو گئی ہے۔ اغلباً دور ہو جائے گی۔ (۴) سب سے آخری قرارداد مسلمانوں کی ترقی کے متعلق تھی۔ اور اس میں ذیل کی عملی تجاویز کی سفارش کی گئی تھی۔ (۱) ہندوؤں سے پوری چھوت کی جائے۔ (۲) اسلامی دوکانیں کھلوا کر ان کی سرپرستی کی جائے۔ (۳) کوآپریٹو بنکس کے ذریعہ ساہوکاروں کے پنجوں سے نجات حاصل کی جائے۔ (۴) تبلیغ کی توسیع۔ (۵) مسلم زمینداروں کو اچھوتوں کے مسلمان بنانے میں مدد دینی چاہیئے۔ (۶) ہر مشترکہ مفاد والے معاملات میں تمام اسلامی فرقے ملکر کام کریں۔ (بذریعہ تار)

مسلمانان انبالہ کا شاندار جلسہ

جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ کی پُرجوش تقریر

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے انبالہ میں ۲۲ جولائی کا منعقدہ جلسہ زیر صدارت سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔ اے وکیل معتمد عمومی جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام نہایت شاندار کامیاب ہوا۔ معزز صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس جلسہ کے اغراض اور مقاصد حضرت امام جماعت احمدیہ کے الفاظ میں بیان فرمائے۔ اور محضر نامہ پر دستخط کرنے کی نہایت پُرجوش طور پر ترغیب دی۔ اسی ضمن میں اپنے نام پر باہر سے آمدہ خطوط کا حوالہ دیکر اس سوال کا کہ محضر نامہ بعام جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے ہے۔ ہم کو اس پر دستخط کرنے چاہئیں یا نہ۔ جواب دیا۔ نہایت ہی شرح و بسط سے حضرت امام کی ان مساعی جمیلہ کا ذکر بہت ہی شکریہ کے ساتھ کیا۔ اور لوگوں کو تلقین کی۔ کہ نہ صرف وہ خود دستخط کریں۔ بلکہ دوسروں سے بھی کرائیں۔ صدر کی تقریر کے بعد ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کا مضمون جو آپ نے جلسہ میں سنانے کیلئے رقم فرمایا تھا۔ شیخ ضیاء الدین احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل نے پڑھ کر سنایا۔ خاتمہ پر صاحب صدر نے اس مضمون کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے لوگوں کو اس پر عمل کرنے پر متوجہ کیا۔ [illegible] نہایت ہی مدلل پیرایہ میں

مسلمانان گورداسپور کا جلسہ

بخدمت اقدس مکرم و محترم جناب امام صاحب جماعت احمدیہ قادیان

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

بتاریخ ۲۲ جولائی بعد از نماز جمعہ جمیع فرقہ ہائے اسلام کا ایک نہایت غیر معمولی اور شاندار جلسہ ہوا جس میں آپکے مجوزہ تمام ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے۔ علی محمد ریٹائرڈ انجینئر پریذیڈنٹ جلسہ

مسلمانان فیروزپور کا اجتماع

۲۲ جولائی کی شام کو ۹ بجے کے قریب مسلمانان شہر فیروزپور کا جلسہ جناب مرزا ناصر علی صاحب کی کوٹھی پر زیر صدارت چوہدری عبدالحق صاحب بیرسٹر منعقد ہوا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے جن کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کا مضمون "اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری جدوجہد" پڑھکر سنایا گیا۔ جلسہ نہایت کامیاب تھا۔ ہر طبقہ کے مسلمان حاضر تھے۔ (محمد اسمٰعیل از فیروزپور)

مسلمانان دینا نگر کا جلسہ

۲۲ جولائی کو بعد نماز مغرب جامع مسجد میں مسلمانان دینانگر کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا سید خادم حسین صاحب منعقد ہوا۔

شیخ عبدالغنی صاحب پنشنر تحصیلدار و شیخ عبدالحق صاحب وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی و چوہدری سید احمد صاحب اسلامیہ کالج لاہور نے علی الترتیب سب مجوزہ ریزولیوشنز پیش کئے جو اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ جلسہ رات کے بارہ بجے ختم ہوا۔ (نامہ نگار)

جہلم میں کامیاب جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۲ جولائی کا جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ کم از کم چار ہزار آدمی تھے۔ خلافتیوں کو بھی شامل کر لیا گیا تھا۔ ریزولیوشنز سب ہی پاس ہوئے جو حضرت امام جماعت احمدیہ نے لکھے تھے۔ کچھ کچھ الفاظ میں تبدیلی ہوئی۔ مثلاً یہ جلسہ پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ لفظ پرزور بڑھایا گیا۔ لوگوں نے کمیٹیاں

بنانے کا بھی وعدہ کیا۔ چھوت چھات ہندوؤں سے کرنے کے پرزور وعدے کئے۔ حضرت صاحب کی اور سلسلہ کی سب لوگ بہت تعریف کرتے رہے۔ (محمد صادق)

شملہ کا جلسہ

یہاں کی پبلک عجیب ہے۔ لوگ ملازمت پیشہ ہونے کی وجہ سے ڈرپوک بھی ہیں۔ ہم نے بہت کوشش کی۔ کہ ملکر شملہ کا جلسہ کریں۔ مگر سارے رضامند نہ ہوئے۔ خلافت کمیٹی سے بھی نہ ملے۔ خلافت کمیٹی نے اعلان کر دیا۔ کہ سب مسجدوں میں جمعہ کے بعد علیحدہ علیحدہ جلسے کئے جائیں۔ ہم نے بھی جمعہ کے بعد ایک خاص جلسہ کیا جس میں ایک صاحب پریذیڈنٹ اور سکرٹری مقرر کرکے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے۔ اور گورنمنٹ کو بھیجدئے۔ (برکت علی)

کلانور اور وڈالہ بانگر کے جلسے

۲۲ جولائی نماز جمعہ کے بعد جلسہ ہوا۔ ارشاد ہوتے ہی وڈالہ بانگر بعڈال کے احمدی اور غیر احمدی شریک ہوئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا فرمان پڑھکر سنایا گیا۔ اور ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ کلانور میں ایک بڑے جلسے کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں بھی قریباً وہی ریزولیوشنز پیش ہوکر پاس ہوئے جو ہمارے بنائے ہوئے تھے۔ کلانور والوں نے محضرنامہ پر دستخط کرانے میں بہت کوشش اور محنت کی۔ مہر محمد امیر صاحب ذیلدار و رئیس اور شیخ علی احمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (احمد الدین)

مسلمانان خوشاب کا جلسہ

۲۲ جولائی مسلمانان خوشاب کا بعد از نماز جمعہ عیدگاہ میں ایک متفقہ عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حکیم قریشی چند پیر احمد صاحب منعقد ہوا جس میں کم از کم دو ہزار سامعین موجود تھے۔ مولوی محمد امین صاحب خوشابی اور شیخ محمد الدین صاحب احمدی نے نہایت موثر پیرایہ میں تقریریں کیں جن کا سامعین پر گہرا اثر ہوا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

میانی کا جلسہ

مسلمانان میانی و مضافات کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حاجی جلال الدین صاحب میونسپل کمشنر مورخہ ۲۲ جولائی بعد از نماز جمعہ مسجد نور والی میں منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے جلسہ کی غرض نہایت ہی برجستہ الفاظ میں حاضرین کے ذہن نشین کی۔ اور پھر ریزولیوشنز متفقہ پاس کئے گئے۔

(راجہ محمد علی خان۔ ناظم جلسہ)

مسلمانان ڈیرہ بابا نانک و مضافات کا اجتماع

جمیع مسلمانان ڈیرہ بابا نانک و مضافات کا ایک جلسہ ۲۲ جولائی زیر صدارت جناب ملک عبدالغنی صاحب میونسپل کمشنر ڈیرہ بابا نانک قرار پایا۔ سب سے پہلے مولوی فضل الٰہی صاحب نے اپیل کی۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ سب مسلمان متفق ہوکر بغیر فرقہ بندی کے امتیاز کے حضور رسالتمآب کی عزت کی نگہداشت کریں۔ چند تقریروں کے بعد تجویز شدہ ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوگئے۔ (شیر محمد)

مسلمانان منصوری کا عظیم الشان جلسہ

(بقیہ)

(۵) یہ جلسہ ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب اور انکی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے راجپال کے خلاف توقع فیصلے پر مسلمانوں سے ہمدردی ظاہر کی۔ اور وعدہ کیا۔ یا تو فیصلہ کو واپس کیا جائیگا۔ یا قانون میں ترمیم کی جائیگی۔ اور وہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ورتمان کا فیصلہ بہت جلد ختم ہو جائے۔ اور اسی لئے ہائیکورٹ میں بھیجا ہے۔

(۶) ایام محرم میں جہاں جہاں ہندو مسلم فساد واقع ہوئے۔ اور ہندوؤں نے اپنے وحشیانہ حملوں سے بیگناہ مسلمانوں کو زخمی یا قتل کیا۔ اسکے خلاف یہ جلسہ غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور زخمیوں اور مقتولوں کے خاندانوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ ظالموں کو سزا دے۔ اور اس ساری سازش کا اصلی سبب معلوم کرے جس کی وجہ سے یہ تمام حادثات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

(۷) گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ سرکاری ملازمتیں مسلمانوں کو انکی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے نہیں مل رہی ہیں۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ تمام اعلیٰ عہدوں پر ہندو تعینات ہیں۔ جو مسلمانوں کے حقوق کو جس طرح انکے جی میں آئے پاؤں تلے روندتے ہیں۔ پس گورنمنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل قادیان

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

نمبر ۱۰

مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۲۷ء

مسلمان اپنی زندگی کا ثبوت عمل سے دیں

پہلے سے بھی زیادہ چوکس رہنے کی ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی تجویز کے مطابق **۲۲ جولائی** کو مسلمانوں نے ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک جلسے کئے۔ اور بڑی شان اور شوکت سے کئے۔ ان جلسوں میں متحدہ و متفقہ قرار دادیں منظور کیں۔ اور بڑی اہم اور ضروری قرار دادیں منظور کیں۔ ان قرار دادوں پر پورے طور سے عمل کرنے کے اقرار کئے۔ اور پھر مجمعوں میں سے کئے۔ ہر مناسب و موزوں رنگ میں اپنے جوش ظاہر کئے۔ اور بڑی خوبی اور عمدگی سے ظاہر کئے۔ لیکن یہ سب کچھ صرف اس بات کی علامت ہے۔ کہ مسلمانوں نے جو صدیوں سے غفلت کی نیند سو رہے تھے۔ کروٹ بدلی ہے۔ اور خمار آلودہ آنکھیں مل مل کر بیدار ہونے کی کوشش کر رہے ہیں یا یہ کہ ان میں زندگی کی روح باقی ہے۔ اور وہ زندہ قوم بن سکتے ہیں۔ آگے یہ کہ وہ بیدار ہو بھی چکے ہیں۔ یا زندہ قوم کہلا بھی سکتے ہیں۔ اس کا فیصلہ قریب ترین مستقبل کریگا۔ جبکہ وہ میدان عمل میں اتر کر اس بات کا ثبوت پیش کرینگے۔ کہ ۲۲ جولائی کو انہوں نے جو جو اقرار کئے ان کے وہ پورے پورے پابند ہیں۔ اور ان پر عمل پیرا ہونا اپنا مذہبی اور قومی فرض سمجھتے ہیں۔

مسلمانان پنجاب کو خصوصاً اور تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو عموماً یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ زبانی قول و اقرار خواہ وہ کس قدر ہی جوش اور سرگرمی کے ساتھ کئے جائیں۔ اور کتنے ہی اجتماعوں میں کئے جائیں۔ اس وقت سے قطعاً فائدہ مند نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ ان پر مخلصانہ صادقانہ طور پر عمل نہ کیا جائے۔ اور اپنے اقوال کی تصدیق اپنے اعمال سے نہ پیش کی جائے۔ اب اگر خدانخواستہ مسلمان ان قرار دادوں پر جو انہوں نے ۲۲ جولائی کے جلسوں میں اپنے اوپر آپ عائد کی ہیں۔ اسی جوش اور سرگرمی سے عمل نہ کریں۔ جس جوش کا اظہار انہوں نے اسوقت تک کیا ہے تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ دشمنان اسلام سمجھ لیں گے مسلمانوں سے قوت عمل بالکل سلب ہو چکی ہے اور ان کا جوش و خروش ہانڈی کے ابال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

اس سے مسلمانوں کو مٹانے اور برباد کرنے کے لئے ہندوؤں کے حوصلے جو پہلے ہی بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ جس قدر بڑھ سکتے اور جیسے خطرناک نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ ان کے متعلق کسی تشریح و تفصیل کی ضرورت نہیں۔

اسوقت نہ صرف ہندوؤں پر بلکہ تمام دنیا پر مسلمانوں نے ظاہر کر دیا ہے کہ ان میں زندگی کی روح پائی جاتی ہے۔ اور وہ زندہ رہنے کیلئے پوری جد و جہد کرنے کیلئے ہر طرح آمادہ و تیار ہیں۔ لیکن اس سے جہاں مسلمانوں کے بدخواہ حیران و ششدر ہو رہے ہیں۔ یقیناً وہاں وہ اپنی مخالفانہ اور مخاصمانہ کوششوں میں بہت زیادہ اضافہ کرنے کی فکر میں ہونگے۔ اور اپنے ناپاک منصوبوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی ساری قوت اور پورا زور صرف کر دینگے۔

پس ۲۲ جولائی کے عظیم الشان جلسے کرنے اور قومی و ملی اغراض کے متعلق مسرت انگیز اور خوش کن اتحاد کے مناظر پیش کرنے کے بعد مسلمانوں کے لئے پہلے سے بھی زیادہ ہوشیار اور چوکس ہو جانا ضروری ہے۔ اور اپنی زندگی کے متعلق انہوں نے جو تازہ پروگرام تجویز کیا ہے اس کے ایک ایک عنوان پر عمل کرنا لازمی۔

ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان نہ صرف خود غفلت کی نیند نہیں سوئینگے بلکہ ساری دنیا کو بیدار کرنے اور اسلام کے جھنڈے کے نیچے لانے کیلئے ہر وقت اور ہر حالت میں سرگرم عمل رہینگے۔

مالابار میں شدھی کا جال

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کو مالابار سے حال میں ایک مکتوب آیا ہے جس میں تحریر ہے "لالہ ہنسراج صاحب کی زیر نگرانی مالابار میں کام شروع کرنے کے لئے ایک آریہ ویدبندھو نام کو چالیس ہزار روپیہ دیا گیا ہے لاہور ڈی۔ اے۔ وی کالج کے ایک پروفیسر لیکچر دیتے ہوئے مالابار میں گشت لگا چکے ہیں۔ آریوں کا تبلیغی مرکز فی الحال پال گھاٹ قرار پایا ہے۔ جو ضلع مالابار کی ایک تحصیل ہے۔ مالابار میں کئی لاکھ کی تعداد میں۔۔۔۔ نام ایک قوم ہے۔ جو اگرچہ ہندو مذہب کی رو سے ادنیٰ ہے مگر تعلیم و تہذیب میں کئی اعلیٰ مذہبی اقوام سے بھی اعلیٰ ہے۔ نیز دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ آریہ سماج کی ہدف تبلیغ زیادہ تر یہی قوم ہے"۔ چونکہ آریوں کے پاس روپیہ کی کمی نہیں ہے۔ اور تعداد میں بھی زیادہ ہونگے۔ اسلئے جا بجا انہوں نے شدھی کا جال پھیلا دیئے ہیں۔ مالابار ایک دور افتادہ علاقہ ہے لیکن آریہ وہاں بھی پہنچ چکے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے حکم کے ماتحت اس علاقہ کے احمدی ان کا مقابلہ کر رہے ہیں لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس مقابلہ کے لئے چند ایک آدمی اور وہ بھی ظاہری سامان سے تہی دست کافی نہیں تمام مسلمان جو ادنیٰ اقوام ہند میں تبلیغ اسلام کرنیکا اقرار ۲۲ جولائی کے جلسوں میں کر چکے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ ایسے علاقوں میں مسلم تبلیغ کا انتظام کریں۔ یا جماعت احمدیہ کے تبلیغی فنڈ کو مضبوط بنانے میں حصہ لیں تاکہ ہر جگہ آریوں کا پورا پورا مقابلہ کیا جا سکے۔

ایک علاقہ میں مسلمان دوکانداروں کیلئے موقعہ

ہمارے ایک بھائی جہنوں نے جیند میں جا کر حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک کے ماتحت اپنے گھر کا اثاثہ فروخت کر کے ایک علاقہ میں دوکان کھولی تھی حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

"خدا نے اس علاقہ میں پہنچتے ہی اپنا فضل و کرم کر دیا۔ اور کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب و دیگر صوبجات کا عمل

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان ہند کے قومی و ملی اتحاد کے خوشکن مناظر

کوٹ قیصرانی میں جلسہ

تونسہ۔ ۲۳ر جولائی۔ کوٹ قیصرانی کے مسلمانوں نے ۲۲ر جولائی کو جمع ہو کر حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

(۱) بزرگان مذاہب کی عزت برقرار رکھنے کا گورنمنٹ انتظام کرے۔ (۲) راجپال اور ورتمان کے مقدمے میں مسلمانوں کے ساتھ گورنر صاحب بہادر کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ (۳) ہائی کورٹ میں ایک مسلمان بیرسٹر کو جج مقرر کیا جائے۔ (۴) مسلمانوں کو تناسب آبادی کے لحاظ سے عہدے ملیں۔ (۵) ایڈیٹر و مالک مسلم آؤٹ لک اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور غازی عبدالرحمٰن وغیرہ کو رہا کیا جائے۔

ان ریزولیوشنز کی نقول گورنر بہادر کی خدمت میں بھیجی گئیں۔ (بذریعہ تار)

الہ آباد میں جلسہ
گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ

الہ آباد۔ ۲۳ر جولائی۔ ۲۲ر جولائی کو جلسہ ہوا۔ متعدد مساجد کے علماء اور دوسرے لوگ موجود تھے۔ عنایت محمد خان صاحب غوری نے بھوک بھوری جامع مسجد میں پُرجوش لیکچر دیا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام پڑھا گیا۔ بالاتفاق پاس ہوا۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کے صلے میں گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جاوے۔ توہین آمیز لٹریچر کی دل آزاریوں کو بطلون کیا گیا۔ پیغمبروں کی توہین کے انسداد کے لئے گورنمنٹ سے آرڈیننس کی درخواست کی گئی۔ ایڈیٹر اور طابع مسلم آؤٹ لک کو رہا کیا جاوے۔

جہاں مسلمانوں کا مشترکہ مذہبی معاملہ ہو۔ وہاں باہمی امداد اور وحدت کے رشتے میں منسلک ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ (بذریعہ تار)

چارسدہ کے مسلمانوں کا جلسہ

۲۳ر جولائی۔ چارسدہ۔ (۱) مسلمانان چارسدہ کا یہ جلسہ مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ کے اس غیر منصفانہ فیصلہ کے خلاف جو اس نے کتاب راجپال کے مقدمہ کے متعلق کیا۔ اپنے افسوس اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کو پریوی کونسل میں پیش کر کے اس کو مسترد کرائے۔ (۲) یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ایڈیٹر مسلم آؤٹ لک و پرنٹر و پبلشر کی باقیماندہ سزا کو منسوخ کر دے۔ کیونکہ انہوں نے مسلم آؤٹ لک کے مضمون کے ذریعہ تمام مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی۔

یہ جلسہ گورنمنٹ آف انڈیا سے نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتا ہے۔ کہ رنگیلا رسول۔ ویچتر جیون۔ ورتمان وغیرہ رسالوں کی اشاعت نے چونکہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔ لہذا گورنمنٹ ایسی تحریروں کے خلاف بہت جلد کسی آرڈیننس کا نفاذ فرمائے۔ جس کی بناء پر ایسی گندی کتابوں کے مصنفوں کو سزا دی جاسکے۔ ورنہ ایسے مکروہ حملے مسلمانوں کے اندر ایسی حالت پیدا کر دینگے۔ جس میں کہ وہ اپنے مذہبی احکامات کی پیروی میں سخت سے سخت کارروائی کریں۔ (بذریعہ تار)

بٹالہ میں عظیم الشان جلسہ

بٹالہ میں ایک جلسہ عامۃ المسلمین کا ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء کو بوقت ۹ بجے رات منعقد ہوا۔ جس میں احمدی۔ حنفی۔ اہل حدیث شیعہ۔ اور مجلس خلافت کے ممبر غرض تمام فرقہائے اسلام کے نمائندے کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ تعداد قریباً ۲۰۰۰ تھی۔

چونکہ مجلس خلافت کے کارکنوں نے اپنے علیحدہ جلسہ کے لئے نماز جمعہ کے بعد وقت مقرر کر رکھا تھا۔ اس لئے انجمن احمدیہ بٹالہ کو مجبوراً اپنا وقت نماز عشاء کے بعد ۹ بجے مقرر کرنا پڑا۔ یہ جلسہ ٹھیک ۹ بجے شروع ہو کر قریباً ½ ۱ بجے رات تک ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

صدر جلسہ سید فقیر حسین صاحب بخاری ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول بٹالہ منتخب ہوئے۔ ان کی مختصر افتتاحی تقریر کے بعد جس میں انہوں نے نہایت قابلیت سے جلسے کے اغراض و مقاصد بتا کر حضار کو اطمینان و سکون سے بیٹھنے کے لئے کہا۔ حسب ذیل ۹ ریزولیوشن پیش ہو کر بالاتفاق پاس ہوئے۔

(۱) جلسہ مسلمانان بٹالہ کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ ان ناپاک حملوں کے کلی انسداد اور سدباب کے لئے جو انبیاء کرام اور بزرگان ملل و ادیان کی ذات پر ہوں ایک مستقل اور مکمل قانون کا فوری طور پر اعلان فرمایا جائے۔ اگر ایسے کسی قانون کے نفاذ کا فوری طور پر انتظام نہ ہو سکے۔ تو بجناب حضور وائسرائے بہادر بالفعل کوئی عارضی قانون ہی نافذ فرمایا جائے۔ (۲) یہ جلسہ یہ بھی تجویز کرتا ہے۔ کہ اسلامی متحدہ مسائل میں سب مسلمان مل کر کام کریں۔ (۳) چونکہ پنجاب ہائی کورٹ میں اسلامی عنصر بہت کم ہے۔ اس کو مضبوط کرنے کے لئے اس جلسے کی یہ درخواست ہے۔ کہ کم از کم پنجاب کے مسلمان بیرسٹروں میں سے ایک مستقل جج فوراً مقرر فرمایا جائے (۴) مسلمانوں کی آبادی پنجاب میں ۵۵ فیصدی ہے۔ لیکن ان کو ملازمتیں ۲۸ فیصدی بھی نہیں ملتیں۔ اس لئے یہ جلسہ گورنمنٹ عالیہ سے التجا کرتا ہے۔ کہ جلد سے جلد اس نقص کا ازالہ کیا جائے۔ اور پنجاب و دہلی میں مسلمانوں کو کم سے کم ۵۰ فیصدی عہدے دیئے جائیں۔ اور سرحدی صوبہ میں ۸۰ فیصدی۔ (۵) چونکہ اہل ہنود مسلمانوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور خوردنی اشیاء کے معاملہ میں ان سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ مسلمان قطعاً ان چیزوں سے پرہیز کریں۔ جن کی طیاری میں کسی ہندو کا ہاتھ لگا ہو خواہ وہ میسر نہ کریں۔ جب تک وہ سب مسلمانوں کو اس پر عامل نہ بنالیں۔ (۶) مسلمانوں کی تمدنی اور اقتصادی حالت کی اصلاح کے لئے ہر قصبہ اور گاؤں میں اسلامی دوکانیں کھلوائی جائیں۔ اور ہر ایک مسلم کا یہ مذہبی فرض قرار دیا جائے۔ کہ وہ حتی الوسع انہی سے سودا لیں اور ہندوؤں سے نہ لیں۔ (۷) تبلیغ کے کام کو ہر ایک علاقہ میں وسیع کیا جائے۔ اور اچھوت اقوام کو حلقہ اسلام میں لانا ہر طبقہ کے مسلمان لوگ اپنا مذہبی اور قومی فرض شمار کریں۔ (۸) ۱۳ر جون ۱۹۲۷ء کے مسلم آؤٹ لک میں جو آرٹیکل مستعفی ہو جاؤ کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

57

درحقیقت سات کروڑ مسلمانوں کے جذبات کا آئینہ تھا۔ وہ ایڈیٹر کا صرف ذاتی خیال نہ تھا۔ علاوہ ازیں وہ رسول کریم صلعم کی کامل محبت کے ماتحت لکھا گیا تھا۔ اس لئے یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ سید دلاور شاہ صاحب بخاری ایڈیٹر اور مولوی نورالحق صاحب مالک اخبار مسلم آؤٹ لک کو رہا فرما دیں۔ (۹) چونکہ مجلس خلافت پنجاب نے گورنمنٹ کے منشاء کے ماتحت سول نافرمانی سے ہاتھ اٹھا لیا ہے۔ یہ جلسہ استدعا کرتا ہے۔ کہ ازراہ کرم گورنمنٹ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور خواجہ عبدالرحمٰن غازی اور دیگر مجلس خلافت کے کارکنوں کو جو اس تحریک کی وجہ سے نظربند ہیں۔ آزاد کر دیا جائے۔

مسلمانان چکوال کا جلسہ

چکوال ۲۳ رجولائی۔ چکوال کے مسلمانوں نے ۲۲ رجولائی کو ایک جلسہ عام میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

(۱) چکوال کے مسلمانوں کا یہ جلسہ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے مقدمہ راجپال کے فیصلے پر اظہار ہمدردی کیا۔ اور زور سے عرض پرداز ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسی تدابیر اختیار کرے۔ جس سے بانیان مذاہب پر معاندانہ حملے رک جائیں۔ (۲) یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ مسلم آؤٹ لک کے ایڈیٹر اور پرنٹر کو رہا کر کے مسلمانوں کو ممنون احسان فرمائیے۔ کیونکہ انہوں نے جو مضمون لکھا غیر معمولی حالات میں لکھا (۳) چونکہ سول نافرمانی ملتوی کر دی گئی ہے۔ اس لئے ممبران خلافت کو بھی رہا کر دیا جائے۔ (۴) یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ پنجاب اور دہلی میں کم از کم پچاس فی صدی اور صوبہ سرحدی میں ۸۰ فیصدی اسامیاں مسلمانوں کو دی جائیں۔ (۵) پنجاب کے بیرسٹروں میں سے کسی بیرسٹر کو فوراً مستقل جج مقرر فرمایا جائے۔ کیونکہ لاہور ہائی کورٹ میں مسلمان ججوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ (۶) یہ جلسہ مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ جس طرح ہندو ان سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ وہ بھی اسی طرح ان سے چھوت چھات کریں اپنی دکانیں کھلوائیں۔ اور اپنی ضروری اشیاء انہی سے خریدیں۔ تبلیغ کے ذریعے سے ادنےٰ اقوام کو اپنے ساتھ ملائیں سیاسی اور تمدنی معاملات میں جو سب مسلمانوں سے متعلق ہوں مل کر کام کریں۔ (۷) چونکہ مسلمان شادی اور مرگ کے موقعے پر فضول خرچی کرتے ہیں۔ اور سودی قرضے لیتے ہیں۔ اس لئے یہ جلسہ اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ تمام رسومات کو ترک کر دیا جائے۔ اور سودی قرضہ بالکل نہ لیا جائے۔ فضول مقدمات نہ کئے جائیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو مسلمان وکیل کئے جائیں۔ (بذریعہ تار)

لاہور کے عظیم الشان جلسہ کے دلچسپ حالات

لاہور ۲۲ رجولائی۔ میں ۹ بجے شام شاہی مسجد میں پہنچا۔ جہاں عشاء کی نماز ہو رہی تھی۔ اور لوگ جوں جوں آتے جاتے شریک نماز ہوتے جاتے تھے۔ کچھ لوگ مسجد کے باہر باغیچہ میں ڈیرے ڈالے پڑے تھے۔ اس وقت کی حاضری دلشکن تھی۔ دل میں اضطراب پیدا ہوا۔ آخر ابھی نماز ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ جھنڈ کے جھنڈ۔ ٹولے کے ٹولے آنا شروع ہوئے۔ اور یہ سلسلہ متواتر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ تین جماعتیں مسجد میں ہوئیں۔ اور آخر مسجد میں خدا کے فضل سے اتنا بڑا ہجوم ہو گیا۔ کہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ خلافت والوں کے جلسے بھی دیکھے۔ مگر جس قدر بھاری اجتماع آج شاہی مسجد میں ہوا۔ میں نے پہلے نہیں دیکھا۔ عام اندازہ ساٹھ ستر ہزار کا تھا۔

½ ۱۰ بجے مولانا محمد علی مع اپنے برادر بزرگ خان صاحب ذوالفقار علی صاحب موٹر میں تشریف لائے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہوئیں۔

جلسہ کی کارروائی دس بجکر ۴۰ منٹ پر شروع ہوئی۔ خان صاحب ذوالفقار علی صاحب نے صدر جلسہ کے لئے مولوی محمد علی صاحب کا نام پیش کیا۔ لوگوں نے تائید کی۔ اور اس طرح مولوی محمد علی صاحب صدر جلسہ مقرر ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید جناب حافظ روشن علی صاحب نے کی۔ جس کے بعد خطبہ صدارت مولوی محمد علی صاحب نے پڑھنا شروع کیا۔ انہوں نے کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ لیا۔ اور ایک لمبی تقریر کی۔ خلافت کمیٹی کے اختلافات کا ذکر آ گیا۔ تو ایک شخص بولا۔ "یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا"۔ اس پر چاروں طرف سے سی آئی۔ ڈی۔ سی آئی ڈی۔ کی آوازیں آنے لگیں۔ اور وہ بیچارہ شرمندہ ہو کر سر نہ اٹھا سکا۔ مولانا نے بھی اس امر کی ذرا تفصیل سے تشریح کر دی۔ اور کہا کہ میں تو ابھی ظفر علی خان کے ہاں سے کھانا کھا کر آیا ہوں۔ اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے تحفظ کے لئے بھی ہم ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ تو پھر ہم سے بڑا اُلّو کون ہو سکتا ہے۔

دوران تقریر میں دو تین مرتبہ اور بھی بعض شرارتی لوگ جو اسی غرض کے واسطے بھیجے یا لائے گئے تھے۔ بولے۔ مگر اللہ کا احسان ہوا۔ کہ پبلک نے بھی اور خود صاحب صدر نے بھی حکمت سے ان پر قابو پا لیا۔ اور وہ لوگ آہستہ آہستہ دیتے چلے گئے۔

خواجہ دل محمد صاحب ایم۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور پہلے ریزولیوشن کے محرک تھے۔ وہ کھڑے ہوئے۔ اور نہایت صاف شستہ اور زوردار موثر تقریر کی۔ اور نہایت خوبی سے ریزولیوشن نمبر ۱ پیش کیا۔ [illegible] سے پاس ہوا۔

دوسرا ریزولیوشن سید امداد علی شاہ صاحب رکن مجلس عاملہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس و جنرل سکرٹری جعفریہ ایسوسی ایشن نے نہایت عمدگی سے پیش کیا۔ اور بہت پرجوش اور جوشیلے الفاظ میں اپنا مافی الضمیر اور مضمون ریزولیوشن بیان کیا۔ جس کی تائید سید غلام حسین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی نے کی۔ اور ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہو گیا۔

حکیم محمد حسن صاحب قرشی نے تیسرا ریزولیوشن پیش کیا۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے اپنی تقریر کو نبھایا۔ ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہو گیا۔

خان ذوالفقار علی خان صاحب۔ ڈاکٹر نور محمد صاحب حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی غلام مرشد صاحب۔ شیخ عزیزالدین صاحب نے الگ الگ ریزولیوشنز پیش کئے۔ اور اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔

اخیر میں حضرت خلیفۃ المسیح کا مضمون سنایا گیا جس کے متعلق میں اکثر کو کہتے سنا کہ یہ ہیں کام کی باتیں۔ لڑو کو جو مرنے مارنے پر آمادہ کر لینا کوئی مشکل کام نہیں۔ اگر کوئی مشکل کام ہے۔ تو یہ ہے۔ جو آج کے جلسہ میں پیش ہوا۔

مسلمانان کلکتہ کا بے نظیر اجتماع

(از نامہ نگار الفضل)

موجودہ حالات اور واقعات نے مسلمانوں میں جس قدر جوش پیدا کر دیا ہے۔ اس کا اندازہ ایک طرف تو لاہور کے ۲۲ رجولائی کے جلسہ سے اور دوسری طرف ہندوستان کے دوسرے سرے پر کلکتہ میں جو جلسہ ہوا اس سے لگایئے۔ کلکتہ کے جلسہ کے مختصر حالات الفضل کے نامہ نگار نے بھیجے ہیں۔ شہر کلکتہ میں ایک دو روز سے یہ اعلان ہو چکا تھا۔ کہ اتوار کو بارہ بجے تمام مسلمان اپنی دوکانیں اور کاروبار بند کر کے ٹاؤن ہال کے جلسہ میں شریک ہو جائیں۔ ابھی بارہ بجے ہی تھے کہ مسلمانوں کی دوکانیں اس طرح بند ہونی شروع ہو گئیں کہ گویا حشر برپا ہو گیا۔ کلکتہ شہر بالکل سنسان اور ویران نظر آنے لگا۔ کیونکہ اتوار کا دن تھا۔ اسکی وجہ سے غیر مذاہب والوں کی دوکانیں پہلے ہی بند تھیں۔ اب جدھر نظر اٹھاؤ مسلمانوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں جو ہزاروں آدمیوں کی تعداد پر مشتمل تھیں اللہ اکبر کے نعرے لگاتی ہوئی ٹاؤن ہال کی طرف جا رہی تھیں ہر ٹولی کے ساتھ دو دو جھنڈے تھے جن کے اوپر چاند تارا بنا ہوا تھا۔ جب میں ٹاؤن ہال میں پہنچا تو ٹاؤن ہال کے سامنے کا میدان بھر گیا تھا۔ محرم میں سی آر ایونیو میں ماتم کے دن سے کم لوگ نہ ہونگے۔ حالانکہ اس ماتمی جلوس میں ہندو مسلمان دونوں شامل تھے۔ غرض ایسی نظیر آج تک کلکتہ کے ٹاؤن ہال میں نہیں دیکھی گئی۔ ایک لاکھ سے زائد آدمی ہونگے۔ ٹاؤن ہال میں جب میں پہنچا تو نہ مجھے صدر جلسہ نظر آتا تھا اور نہ تقریر کرنیوالا۔ سخت گرمی تھی مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گرمی لوگوں کو محسوس ہی نہیں ہوتی۔ بہت سے غریب بھی موجود تھے۔ اس قدر آج تک میں نے مسلمانوں کا اجتماع کلکتہ میں نہیں دیکھا۔ حالانکہ میں کلکتہ میں ۱۴-۱۵ سال سے رہتا ہوں۔ ٹاؤن ہال کی ہر دیوار پر اور اسکے باہر چھوٹی سکوائر اور دریا کنارے تک حضرت امام حسینؓ کا یہ اشتہار چسپاں تھا کہ "اگر آپ اسلام کی زندگی چاہتے ہیں" بہت سے لوگ بڑے شوق سے پڑھ رہے تھے۔ جلسہ نہایت ہی پرامن رہا کوئی شور و غل نہیں ہوا۔ لیڈران قوم میں سے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد غائب تھے۔ و انا للہ و انا الیہ راجعون

مضافات قادیان کے دیہاتوں کا جلسہ

۲۲ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء بصدارت چودہری شیر محمد صاحب راجپوت بیری ضلع گورداسپور میں جلسہ ہوا۔ بیری پھیسٹے کوٹھی افغاناں۔ اوکیہ۔ وسوچ۔ میانی۔ ملاح۔ دھکڑ کوٹھا خان محمد۔ شینہ بھٹی۔ لکھن پور۔ خوشحال پور کے مسلمان جمع ہوئے۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے (بذریعہ ڈاک)

پٹھانکوٹ میں مسلمانوں کا اجتماع

۲۲ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء بعد نماز جمعہ مسجد قاضیاں میں مسلمانان پٹھانکوٹ کا جلسہ زیر صدارت شیخ محمد طفیل صاحب میونسپل کمشنر قرار پایا جس میں تمام سرکردہ اصحاب شامل تھے۔ صدر جلسہ نے محضر نامہ کا مضمون پیش کر کے مفصلہ ذیل ریزولیوشنز کی طرف سامعین کو توجہ دلائی۔

(۱) مذہبی رہنماؤں کی ہتک کا انسداد کیا جائے۔

(۲) پنجاب کے بیرسٹروں میں سے ہائی کورٹ کا ایک جج مقرر کیا جائے۔ اور سر شادی لعل کے بعد اسے چیف جسٹس بنایا جائے۔

(۳) پچپن فی صدی آبادی کے حساب سے مسلمانوں کو ملازمتیں ملنی چاہئیں۔

(۴) اسلامی لیڈر جو حال ہی میں گرفتار کئے گئے ہیں آزاد کئے جائیں۔

(۵) گورنمنٹ عالیہ کا شکریہ ادا کیا جائے۔

تمام ریزولیوشن متفق آرا سے پاس ہوئے۔ اور تمام اصحاب نے محضر نامہ پر دستخط کر کے ہمدردیٔ اسلام کا ثبوت دیا۔ (بذریعہ ڈاک)

مسلمانان قصور کا جلسہ

۲۲ جولائی بعد نماز جمعہ زیر صدارت مرزا محمود بیگ صاحب احمدی رئیس قصور جلسہ منعقد ہوا جس میں علاوہ احمدی جماعت کے دیگر مسلمانان قصور بھی موجود تھے حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) ہم مسلمانان قصور گورنمنٹ پنجاب سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ کے لئے ایسا انتظام کرے۔ کہ بزرگان دین کی ہتک نہ کی جا سکے۔

(۲) ہم مسلمانان قصور گورنر صاحب اور گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کتاب رنگیلا رسول کے فیصلہ پر مسلمانوں کی دلجوئی فرمائی۔ اور وعدہ کیا۔ کہ وہ ہر طرح اس فیصلے کو منسوخ کرانے یا قانون میں تبدیلی کرانے کی کوشش کرینگے۔ اور اب ورتمان کے مقدمہ کو ہائیکورٹ میں منتقل کرا کر اس کا جلد فیصلہ کرانے کی کوشش سے مزید دلجوئی کی ہے۔

(۳) ہم مسلمانان شہر قصور عہد کرتے ہیں۔ کہ ان چیزوں میں جن میں ہندو مسلمانوں سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ ہندوؤں سے پوری چھوت چھات کریں گے۔ اور صبر نہ کریں گے۔ جب تک سب مسلمانوں کو اس کا عامل نہ کرالیں گے۔

(۴) ہم مسلمانان قصور یہ ریزولیوشن پاس کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی تمدنی اصلاح کے لئے ہر جگہ مسلمان دوکانیں کھلوائی جائیں۔ اور مسلمان حتی الوسع ان سے سودا خریدیں اسی طرح مسلمان ہندوؤں سے سودا نہ لیں۔ اور مسلمان وکلاء کے پاس اپنے مقدمات لیجایا کریں۔

(۵) تبلیغ کے کام کو ہر علاقہ میں وسیع کیا جائے۔ اور ہندو مسلمانوں کو تحریک کی جائے۔ کہ وہ ادنےٰ اقوام کو مسلمان بنانے میں پوری مدد دیں۔

(۶) اسلامی متحدہ مسائل میں سب مسلمان فرقے ملکر کام کریں۔

(۷) ہم مسلمانان شہر قصور گورنمنٹ سے التجا کرتے ہیں کہ ہائیکورٹ میں اسلامی عنصر بہت کم ہے۔ اس کو مضبوط کیا جائے۔ اور کم سے کم ایک مسلمان جج پنجاب کے بیرسٹروں میں سے فوراً مستقل جج کے طور پر مقرر کیا جائے۔

(۸) مسلمانوں کی آبادی پنجاب میں ۵۵ فیصدی ہے۔ لیکن ان کو ملازمتیں آدھی بھی نہیں ملتیں۔ اس لئے ہم گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد اس نقص کا ازالہ کرے۔ اور پنجاب اور دہلی میں مسلمانوں کو کم سے کم نصف عہدے دے۔ اور سرحدی صوبہ میں ۹۰ فیصدی

(۹) ہم مسلمانان شہر قصور درخواست کرتے ہیں۔ کہ چونکہ مسلم آؤٹ لک کے ایڈیٹر نے مقدمہ راجپال کے متعلق جو کچھ لکھا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں لکھا تھا۔ اور غیر معمولی حالات میں لکھا تھا۔ اس لئے گورنمنٹ مالک اخبار مسلم آؤٹ لک اور ایڈیٹر کو بہت جلد رہا کر کے منتظمین کو شکریہ کا موقعہ دے۔

(۱۰) چونکہ سول نافرمانی خلافت کمیٹی نے گورنمنٹ کے منشاء کے ماتحت ترک کر دی ہے۔ اور اس طرح گورنمنٹ کو امن قائم رکھنے میں بہت مدد دی ہے مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور غازی عبد الرحمن صاحب اور دیگر خلافت کے کارکنوں کو جو اس تحریک کی وجہ سے قید خانہ میں ہیں۔ رہا کر دیا جائے (بذریعہ ڈاک)

اوکاڑہ میں جلسہ

مسلمانان اوکاڑہ کا جلسہ جس میں احمدی اور غیر احمدی سب شامل تھے۔ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد اوکاڑہ میں بصدارت شیخ محمد صدیق صاحب میونسپل کمشنر بحاضری قریباً دو ہزار ہوا جس میں مجوزہ ریزولیوشنز پیش ہو کر پاس ہوئے۔ (بذریعہ ڈاک)

مسلمانان منصوری کا عظیم الشان جلسہ

مسلمانان منصوری کا ایک عظیم الشان جلسہ جس میں تمام فرقوں کے لوگ شامل تھے۔ زیر اہتمام مجلس تنظیم جامع مسجد میں منعقد ہوا اور ذیل کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) مسلمانان منصوری نے ۱۹ جون کے اجتماعی جلسے میں گورنمنٹ سے یہ درخواست کی تھی۔ کہ وہ مسلم آؤٹ لک کے ایڈیٹر اور مالک کو رہا کر دے۔ کیونکہ انہوں نے ساری مسلمان قوم کے جذبات کی ترجمانی کی تھی۔ مگر ایک ماہ گذر چکا ہے۔ گورنمنٹ نے اب تک کوئی ایکشن نہیں لیا۔ لہٰذا یہ جلسہ ادب سے گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کرتا ہے۔ کہ ان کو فوراً رہا کر دے۔

(۲) چونکہ پنجاب خلافت کمیٹی نے گورنمنٹ اور دوسرے مسلمانوں کے ارشاد کے مطابق سول نافرمانی کو ملتوی کر دیا ہے۔ اور اس طرح قیام امن میں گورنمنٹ کی مدد کی ہے۔ یہ جلسہ درخواست کرتا ہے۔ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور غازی عبد الرحمن صاحب اور دیگر ممبران خلافت کو رہا کر دے۔

(۳) چونکہ جسٹس دلیپ سنگھ نے رنگیلا رسول کے پبلشر کو رہا کر کے اور قانون کے ایسے غلط معنی کر کے جو ان سے پہلے آج تک کسی جج نے نہیں کئے۔ تمام مسلمانوں کا اعتماد کھو دیا ہے۔ لہٰذا یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ جسٹس دلیپ سنگھ کو مستعفی ہونے پر مجبور کیا جائے۔ اور چونکہ ان کا فیصلہ قانون کے معنوں کے خلاف ہے۔ اور اس سے مسلمانوں میں سخت بےچینی پیدا ہو گئی ہے۔ لہٰذا یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ایک خاص کمیشن مقرر فرمائے۔ تاکہ وہ ان اسباب کی تفتیش کرے جن کی وجہ سے انہوں نے یہ غیر معمولی فیصلہ کیا۔

(۴) چونکہ جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلے نے ہر روز مطبوعات کی تعداد کو بڑھا دیا ہے۔ جن سے یقیناً ہندوؤں اور مسلمانوں میں مزید نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ لہٰذا یہ جلسہ درخواست کرتا ہے کہ جب تک دفعہ ۱۵۳ الف کا مفہوم مسلمانوں کے موجودہ مطالبہ کے موافق نہ ہو اسوقت تک آرڈیننس جاری کیا جائے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

نمبر (۱۴)

مورخہ ۳ جولائی ۱۹۲۷ء

اطلاع: چونکہ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ورتمان کے مقدمہ میں ملزم صفائی پیش نہیں کریں گے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ لاہور تشریف نہیں لیجائیں گے۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

موجودہ بے چینی کے چند شاخسانے

(حضرت امام جماعت احمدیہ کے قلم سے)

جیساکہ قاعدہ ہے۔ کہ ہر ایک اہم امر کے ساتھ چند ضمنی امور پیدا ہوجایا کرتے ہیں۔ جو بعض وقت اصل معاملہ سے بھی زیادہ لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اسی طرح موجودہ بے چینی میں بھی ہوا ہے۔ راجپال کی کتاب کے متعلق مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہوئی۔ گورنمنٹ اس کے علاج کی فکر میں تھی۔ کہ کنور دلیپ سنگھ صاحب کا فیصلہ ہوا۔ ملک کی بدقسمتی سے وہ فیصلہ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے خیالات کے خلاف ہوا۔ اس پر طبعاً مسلمانوں کی بے چینی اور بڑھی۔ اتنے میں ورتمان میں ایک مضمون شائع ہوا۔ جو مسلمانوں کے نزدیک پہلے سب مضامین سے بڑھ گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود اس کے کہ گورنمنٹ اپنی طرف سے مسلمانوں کی دلجوئی کے لئے ہر ایک ممکن کوشش کر رہی تھی۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ اگر آج سر ہیلی کی جگہ کوئی مسلمان گورنر ہوتا۔ تو وہ بھی ہتک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مضامین کے معاملہ میں سر ہیلی سے زیادہ کچھ نہ کرتا۔ اور کچھ نہ کرسکتا۔ مگر بعض طبائع جوش کے انتہائی اثرات کے ماتحت اس خدمت کا اندازہ نہ کرسکیں۔ اور شورش اور بڑھ گئی۔

اس شورش کے متعلق اب اور شاخسانے پیدا ہو گئے ہیں۔ پنجاب کونسل میں لاہور کے پچھلے جلسوں کے ذکر کے دوران میں سر جیفرے مانٹ مورنسی وزیر مالیہ نے بیان کیا۔ کہ جس وقت ایک جلسہ کو منتشر کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب اس جلسہ میں پہنچ گئے۔ تو چودھری افضل حق صاحب جو اس جلسہ کے پریذیڈنٹ تھے۔ اور اس وقت نہایت سخت تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو دیکھتے ہی اپنی تقریر کا لہجہ بدل لیا۔ اور نرم الفاظ استعمال کرنے لگے۔ دوسری بات سر جیفرے مانٹ مورنسی نے یہ بیان فرمائی۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے مسلمانوں کی خاطر اس وقت جب کہ مسلمان بالکل مردہ کی طرح ہو گئے تھے۔ معاہدہ لوزین میں بہت کچھ قربانیاں کر کے ان کی مدد کی۔ پس اس وقت جب کہ خطرہ معمولی ہے۔ مسلمانوں کو گورنمنٹ پر اعتبار کرنا چاہیئے۔

سر جیفرے مانٹ مورنسی کی تقریر کے ان دونوں حصوں پر ایک حصہ رعایا میں اس قدر جوش پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ پہلے مظاہرات سے کم نہیں ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس قضیۂ نامرضیہ میں دونوں فریق کی غلطی ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ سر جیفرے مانٹ مورنسی نے جن الفاظ میں چودھری افضل حق صاحب کا ذکر کیا ہے۔ وہ الفاظ نامناسب تھے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ ان کے الفاظ پر جن الفاظ میں گرفت کی گئی ہے۔ وہ بھی نامناسب ہیں۔ ہمیں اپنی تحریر و تقریر میں اخلاق کے قوانین کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ اخلاق کے قوانین حکومت اور رعایا دونوں پر یکساں طور پر حاوی ہیں۔ گورنمنٹ اپنی تمام شان کے باوجود ان قوانین سے بالا نہیں۔ اور رعایا اپنی تمام بے بسی کے باوجود ان قوانین سے بری نہیں۔ سر جیفرے مانٹ مورنسی کا عہدہ گورنر کے بعد ممتاز ترین عہدوں میں سے ہے۔ اور غالباً وہ کچھ عرصہ کے بعد گورنری کے عہدہ پر مقرر ہونے والے ہیں۔ پس انہیں اپنی شان کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی طنز آمیز گفتگو میں حصہ نہیں لینا چاہیئے تھا۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دلوں میں بل پڑے ہوئے بہت مشکل سے نکلتے ہیں۔ چودھری افضل حق صاحب کے متعلق اگر انہیں کوئی ایسی رپورٹ آئی بھی تھی۔ جو ان کے اخلاق پر اعتراض کا موجب ہوتی تھی۔ تو انہیں بر سر اجلاس ان پر اس طرح حرف گیری مناسب نہ تھی۔ کیونکہ اس قسم کی باتوں کے نتیجہ میں اصلاح نہیں بلکہ فساد پیدا ہوتا ہے۔ مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ انہیں اصل معاملہ میں غلطی لگی ہے۔ اور اس کے متعلق میں دوسرے مضمون میں روشنی ڈالوں گا۔

میرے نزدیک جن الفاظ میں انہوں نے معاہدۂ لوزین کا ذکر کیا ہے۔ وہ بھی ایک مدبر کی شان کے خلاف ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی حالت کو ایسا ذلیل کر کے دکھلایا ہے اور پھر ان کی نجات کو اس طرح کلی طور پر گورنمنٹ برطانیہ کے احسان پر مبنی قرار دیا ہے۔ کہ ایک مسلمان اس کو پڑھ کر ذلت محسوس کرتا ہے۔ اور بجائے شکریہ کے افسردگی اور اپنی انتہائی بے بسی کا احساس اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ مگر میں اس مضمون میں بھی ان سے اختلاف رکھتا ہوں۔ اور بعد میں اس کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کروں گا۔

سر جیفرے کو مخلصانہ مشورہ دینے کے بعد میں ان صاحبان کو بھی جنہوں نے سر جیفرے کی تقریر کے مذکورہ بالا حصہ پر سختی سے اعتراض کئے ہیں کہتا ہوں۔ کہ کیا سخت زبانی سے دنیا میں کبھی بھی نفع ہوا ہے۔ الفاظ کی سختی سے مقصد کی بلندی کبھی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ الفاظ کی سختی سے ہمدردوں کی ہمدردی میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمیں اسلام

نرمی کا حکم دیتا ہے۔ اور ہمیں اپنے جوشوں کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیئے۔ اور ہر ایک بات کو دلیل سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے۔ کہ اس وقت تک کسی ایک شخص نے بھی گورنمنٹ کے اس اعتراض کا جو اس نے چودھری افضل حق صاحب کے لہجہ کے متعلق کیا ہے۔ صحیح طور پر رد کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اصل جواب یہ تھا۔ کہ وہ تقریر لکھ دی جاتی۔ جو چودھری افضل حق صاحب کر رہے تھے۔ اور بتایا جاتا کہ اس تقریر کے فلاں حصہ کے موقع پر ڈپٹی کمشنر صاحب آئے تھے۔ اس طریق سے ہر ایک شخص آسانی سے سمجھ جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کا نکالا ہوا نتیجہ غلط ہے یا درست۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اور پھر جبکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ تو ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ سر جعفرے مانٹ مورنسی مجبور تھے۔ کہ اس رپورٹ پر اعتبار کرتے۔ جو ان کو بھیجی گئی تھی۔ اور گو ہم ان کے بیان کو غلط کہیں۔ مگر ہم ان کی طرف غلط بیانی کا گندہ الزام لگانے کا ہرگز حق نہیں رکھتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ سر جعفرے جو کچھ کہہ رہے تھے۔ اپنے نزدیک صحیح سمجھ کر کہہ رہے تھے۔ ان کے الفاظ پر مجھے اعتراض ہے۔ ان کے اس واقعہ کی طرف کونسل میں اشارہ کرنے پر بھی مجھے اعتراض ہے۔ مگر یہ بات ہرگز ثابت نہیں۔ بلکہ اس کا امکان بھی ثابت نہیں۔ کہ وہ یہ بات اپنے پاس سے بنا کر کہہ رہے تھے۔ وہ ان رپورٹوں کے مطابق جو انہیں بھیجیں۔ تقریر کر رہے تھے۔ اور باوجود اس کے کہ ہم ان رپورٹوں کو غلط کہیں ہمارا حق نہیں کہ ہم ان کی طرف جھوٹ یا بدنیتی کو منسوب کریں۔ اس طرح ہر ایک بات پر نیت اور راستبازی پر حملہ کر دینے سے ملک میں ہرگز امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور یہ طریق خود ہمیں بدنام اور ذلیل کر دیتا ہے۔ اور ہماری کم حوصلگی کو ظاہر

اسے بھائیو ادب اور احترام کسی کے لئے ذلت کا موجب نہیں ہوتا۔ بلکہ ہماری عزت نفس پر دلالت کرتا ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ دوسروں کے ادب اور احترام کا خیال رکھنا چاہیئے۔

علاوہ ازیں ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ سر جعفرے آج پہلی دفعہ ہندوستان نہیں آئے انہوں نے اپنی عمر اس جگہ گزاری ہے۔ اور سب لوگ ان کے اخلاق اور ان کے رویہ سے واقف ہیں۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کے ملنے والے انکے اخلاق کی تعریف اور انکی خیرخواہی کی مدح کرتے ہیں۔ پس صرف ایک ایسی بات کی وجہ سے جس میں ہم ان سے اختلاف رکھتے ہوں۔ ان پر حملہ آور ہونا آئین اخلاق کے خلاف ہے۔ دنیا آگے ہی مسلمانوں کو وحشی قرار دیتی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اخلاق سے اس اعتراض کو دور کریں۔ اور اپنی زبانوں اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیں۔ کہ اسلام کی تعلیم نے ہمارے اخلاق میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ کہ اس کی نظیر دنیا کی اور قوموں میں نہیں ملتی ؏

احمدی خواتین کی امداد اوٹ لک کو

مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل کے ذریعہ

ان خواتین بالاکوٹ کے چندہ کی فہرست موصول ہوئی ہے۔ جنہوں نے "اوٹ لک" کے امدادی فنڈ میں حصہ لیا۔ اور اکیس روپے ۱۵ ار کی رقم جمع کی۔ دیگر مقامات کی احمدی مستورات کو بھی اس امدادی فنڈ میں جلد سے جلد حصہ لینا چاہیئے۔ اور رقوم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجنی چاہئیں۔

کوٹلی علاقہ جموں کے حالات

ہمارے ایک بھائی لکھتے ہیں۔ چند دن ہوئے یہاں مہاشہ خوشحال چند ایڈیٹر "ملاپ" اور چند دوسرے اپدیشک آئے۔ انہوں نے مالابار کے مصنوعی واقعات میجک لینٹرن کے ذریعہ دکھا دکھا کر ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا۔ جس سے ہندوؤں میں بہت جوش پیدا ہو گیا۔ انہی دنوں ایک ہندو نے بخوشی اسلام قبول کیا۔ جسے ورغلانے کے لئے ہندوؤں نے ہر قسم کی چالیں چلیں۔ ایک ہندو سرکاری افسر نے بھی اس پر بہت کچھ دباؤ ڈالا۔ اور اپنے ساتھ کھانا کھلاتا رہا۔ مگر نو مسلم ان کے قابو میں نہ آیا۔ اس طرف سے مایوس ہو کر انہوں نے ایک مسلمان کو مرتد کرنے کی کوشش کی۔ مگر خدا کے فضل سے اسے بھی محفوظ کر لیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مضامین اور خطبے عام مجمع میں سنائے جاتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہو رہا ہے۔ اس وقت تک تین دوکانیں عام اشیاء کی مسلمانوں کی کھلوائی گئی ہیں۔ بھگودی فرقہ سے لوگوں کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مقدمات سے منع کیا جاتا ہے۔ اس جگہ ایک لائق مسلمان وکیل کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ تمام مسلمانوں کا ہے۔ جن میں مقدمات ہندو کراتے ہیں۔ اور پھر خود وکیل بنا کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یہاں کے سب وکیل ہندو ہیں۔ جو شدھی اور سنگھٹن کے شیدائی ہیں۔ اگر کوئی مسلمان وکیل یہاں آ جائیں۔ تو خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

لنڈن میں مسلمانوں کی طرف سے صدائے احتجاج

رائٹر کا حسب ذیل تار ہندوستان پہنچا ہے۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ امام کی صدارت میں لنڈن کی مسجد میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں بیلٹ(؟) راجپال کی رہائی کے خلاف پروٹسٹ کا ریزولیوشن بہ اتفاق رائے پاس کیا گیا۔ اور گورنمنٹ سے کہا گیا۔ کہ یا تو وہ لاہور ہائی کورٹ کے فیصلہ پر پریوی کونسل میں نظر ثانی کرائے یا قانون کی ترمیم کرائے۔ نیز یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ گورنمنٹ ایڈیٹر اور پرنٹر مسلم اوٹ لک کو رہا کر دے۔ ایک ریزولیوشن میں ان کا شکریہ بھی ادا کیا گیا۔

لنڈن کا یہ جلسہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے احمدی مبلغ و امام لنڈن مسجد کی ان کوششوں کا نتیجہ ہے جو ولائیت میں موجودہ حالات کی اصلاح و درستی کے لئے وہ کر رہے ہیں۔ اور مسلمانان ہند کے جذبات اور احساسات ولائیت کی پبلک اور گورنمنٹ برطانیہ تک پہنچا رہے ہیں۔

علیگڈھ مسلم یونیورسٹی میں احمدی

امسال مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں گیارہ احمدی طلباء مختلف امتحانات میں شریک ہوئے۔ نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ان میں سے دس کامیاب ہوئے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو بیش از بیش ترقیات عطا فرمائے۔ اور دین کا خادم بنائے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) قاضی عطاء اللہ صاحب (ایم۔ اے) بی ٹی۔ (۲) چودھری احمد الدین سیگل ایم۔ اے۔ (۳) سید سمیع اللہ صاحب بی اے (۴) ملک کرم الٰہی صاحب۔ بی۔ اے۔ (۵) ایس۔ ڈی حنیف بی اے (۶) گل محمد خان صاحب (بی۔ اے) ایل ایل بی (۷) مسٹر سعد اللہ جان صاحب (بی۔ اے) ایل ایل بی۔ (۸) مسٹر محمد یوسف صاحب ایف اے سال (۹) مسٹر عبدالرحمٰن صاحب ایف اے۔ (۱۰) مس آمنہ بیگ صاحبہ۔ انٹرنس (دربدول میں کامیاب ہوئیں)

الفضل کا ماہواری پرچہ

الفضل کا ماہواری ایڈیشن شائع کرنے کے متعلق اعلان کرنے کے بعد ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ کہ روزانہ ایڈیشن کی ضرورت محسوس کی گئی جس میں مصروفیت کی وجہ سے نہ تو ایڈیٹر کیلئے ممکن ہے۔ کہ خاص پرچہ تیار کر سکے اور نہ مطبع چھاپ سکتا ہے۔ اس وجہ سے اس پرچہ کی اشاعت اس وقت تک ملتوی کی جاتی ہے۔ جب تک اخبار کی اشاعت اپنے معمول پر نہ آ جائے۔

وہ اصحاب نہایت ہی قابل شکریہ ہیں۔ جنھوں نے ۴۴ خاص پرچہ کے لئے مضامین لکھ کر بھیجے۔ اور بہت اعلےٰ درجہ کے مضامین بھیجے۔ ابھی موقعہ ہے۔ کہ دیگر اصحاب بھی اپنے مضامین بھیج کر ممنون فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب کا عمل

پنجاب کے طول و عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان پنجاب کے اتحاد و اتفاق کے خوش کن مناظر

ملتان میں ۲۲ جولائی کو جلسے

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بوجہ فسادات اور خاص موجودہ حالات ملتان میں ایک جگہ پر جلسہ عام منعقد نہ ہو سکا اسلئے تمام بڑی بڑی مسجدوں میں جن میں ہزارہا مسلمان شامل تھے۔ زیر اہتمام آئمہ صاحبان (۱) مولوی عبد التواب صاحب امام جامع مسجد اہل حدیث قدیر آباد (۲) مولوی غلام حسین صاحب امام مسجد عیدگاہ چھاؤنی ملتان۔ (۳) مولوی فضل الدین صاحب امام جامع مسجد گوجر کھڈہ۔ ملتان چھاؤنی۔ (۴) مولوی فیض رسول صاحب اویسی پیش امام جامع مسجد بن ولی محمد خان شہر ملتان۔ (۵) شیخ محمد حسین صاحب امام جامع مسجد احمدیہ ملتان شہر۔ (۶) مولوی عبد الرحیم صاحب امام جامع مسجد محمد جان ملتان شہر۔ (۷) مولوی احمد بخش صاحب مدرسی امام مسجد۔ (۸) مولوی محمد انور صاحب امام جامع مسجد گل فروشاں ملتان شہر۔ (۹) مولوی علی محمد صاحب امام جامع مسجد نواب ولی محمد خان ملتان شہر (۱۰) مولوی بدر الدین صاحب۔ حامد جی سکرٹری انجمن اقوام لوہار ملتان چھاؤنی۔

ان سب مساجد میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

محمد حسین۔ سکرٹری انجمن ترقی اسلام ملتان۔

نارووال میں جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بعد از نماز جمعہ نارووال کے تمام مسلمانوں کا ایک متفقہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شیخ عبد المجید صاحب بی۔ اے (شیعہ) اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب (حنفی) امام جامع مسجد نارووال اور چوہدری محمد یار صاحب مولوی فاضل (احمدی) نے علی الترتیب موجودہ حالات میں مسلمانوں کے متحد ہونے اور اقتصادی حالت کو درست کرنے پر نہایت عمدہ پیرایہ میں لیکچر دئے۔ اس کے بعد مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

اس جلسہ کی کامیابی اور مسلمانوں کے اتحاد کی ضرورت کو محسوس کرنیکا ثبوت وہ جلسہ بھی ہے جو اسی تاریخ نارووال میں رات کو منعقد ہوا۔ جس میں پہلے احمدی مبلغ چوہدری محمد یار صاحب نے اسلام اور ویدک دھرم کے مقابلہ پر بہت ہی عمدہ لیکچر دیکر مسلمانوں کے معلومات میں بہت کچھ اضافہ کیا۔ مابعدہٗ اسی جگہ شیعہ حضرات نے اپنی مجلس کرائی جس کے اختتام پر مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس اتحاد کو ہمیشہ قائم رکھیں تا اسلام کی ترقی ہو۔ رکن الدین پریذیڈنٹ جلسہ نارووال ضلع سیالکوٹ۔

مسلمانان دہرم سالہ کا متحدہ جلسہ

بمقام دہرم سالہ کوتوالی بازار مسجد میں بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جلسہ فرقہائے اسلام کا متحدہ جلسہ ہوا۔ خدا کے فضل سے کثیر التعداد لوگ جلسہ میں شامل تھے۔ جلسہ زیر صدارت سید یٰسین شاہ صاحب آنریری مبلغ کانگڑہ منعقد ہوا جس میں تمام مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

جلسہ کے بعد ایک ہندو عورت بمعہ اپنے بچہ کے سید یٰسین شاہ صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی ہے۔ جس کا ایک مسلمان گوجر کے ساتھ نکاح کر دیا گیا۔ خاکسار محمد طفیل از دہرم سالہ۔

سنگلا تحصیل فیروز پور جھرکا میں جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد از نماز جمعہ موضع سنگلا میں قریباً ۲۰۰ افراد نے جمع ہو کر مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے جن کی نقل بذریعہ ڈاک جناب گورنر صاحب بہادر کو بھیجدی۔ کیونکہ یہاں تار گھر نہیں ہے۔ مسلمانان موضع سنگلا تحصیل فیروز پور جھرکا۔ ضلع گوڑگانوان نے ان تجاویز پر عمل کرنیکا عہد کیا۔

مسلمانان چونڈہ کا عظیم الشان اجتماع

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بعد از نماز جمعہ مسلمانان چونڈہ و مضافات چونڈہ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولوی عبد الغنی صاحب منعقد ہوا جس میں حضرت امام جماعت کی ارشاد فرمودہ قراردادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔

قرار دادوں کے پاس ہونے کے بعد مولوی عصمت اللہ صاحب مبلغ انجمن احمدیہ لاہور کا لیکچر ہوا جس میں مولوی صاحب نے تمام مسلمانوں کو متحد ہونے کی تحریک فرمائی۔ نیز تمام مسلمانوں سے جمعیت تجارت کے متعلق حلفاً وعدے لئے۔ (قاضی فضل کریم سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

پھمیاں میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد نماز جمعہ پھمیاں ضلع ہوشیارپور اور اس کے مضافات کے مسلمانوں کا متفقہ جلسہ منعقد ہوا جس میں مسلمانوں کو موجودہ حالات میں صحیح راستہ پر چلانے کے لئے اور ہندوؤں کی چالوں کو توڑنے کے لئے تجویز کردہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

خاکسار مولا بخش۔ از پھمیاں ضلع ہوشیارپور۔

مسلمانان رسالنوالی کا غیر معمولی جلسہ

یہ امر تو محتاج بیان نہیں کہ علاقہ ہذا کے مسلمان بالعموم ان پڑھ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دیہاتوں میں آباد ہونے کی وجہ سے اخباری دنیا سے بالکل نابلد ہیں۔ قبل ازیں یہاں کوئی سیاسی اور نہ کبھی مذہبی جلسہ ہوا۔ لیکن اب کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ یہاں ان پڑھ طبقہ کے مسلمانوں میں بھی بیداری شروع ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے غیر معمولی طور پر جلسہ منعقد کر کے اس بات کا کافی ثبوت دیا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ حسب الاعلان حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفۃ المسیح بعد از جمعہ جامع مسجد سلانوالی میں مسلمانان علاقہ ہذا کا ایک عام اجلاس زیر صدارت جناب حافظ محمد نذیر صاحب منعقد ہوا جس میں مختلف احباب کی تقریروں کے بعد قرار دادیں پاس کی گئیں۔ جن کی ایک کاپی گورنر صاحب بہادر پنجاب اور چند کاپیاں چند اخبارات کو برائے اشاعت بھیجی گئیں۔

منظور احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ۔

مسلمانان جھنگ کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء کو ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب امام مسجد جامع جھنگ شہر منعقد ہوا جس میں ہر مسلک ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے مسلمان اپنے جذبہ عشق محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے لئے شریک ہوئے اور متعدد ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے (عبد الباقی)

سیالکوٹ میں عظیم الشان جلسہ

۲۲ جولائی سیالکوٹ میں نہایت کامیاب اور شاندار جلسہ ہوا۔ ایک ہی سٹیج پر ایک ہی مقصد کے لئے احمدی و غیر احمدی نے آواز بلند کی۔ پہلے پانچ ریزولیوشنز ایسے پاس کئے گئے جو گورنمنٹ کو بھیجے گئے۔ جلسہ کے وقت عجیب منظر تھا۔ باوجودیکہ جلسہ ایک کھلی جگہ منعقد کیا گیا تھا۔ مگر پھر بھی وہ جگہ جلسہ میں شامل ہونیوالوں کے لئے ناکافی ثابت ہوئی۔ اور شارع عام بھی بند ہو گئی۔ پھر سامنے کے مکانات لوگوں سے بھر گئے۔ جب کوئی ریزولیوشنز پاس کرنے کو پیش کیا جاتا۔ تو بڑے زور سے اس کی تائید کی جاتی۔ رات کے ساڑھے گیارہ بجے تک ریزولیوشنز پاس ہوتے رہے بعد میں لیکچر ہوئے۔ (عبد الغفور۔ از سیالکوٹ)

حقیقہ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء چوہدری محمد خان صاحب سفید پوش کی صدارت میں مسجد موضع حقیقہ میں جلسہ منعقد ہوا جس میں تین سو کے قریب مرد و عورتیں جمع ہوئیں۔ ڈیڑھ گھنٹہ قرار دادوں پر تقریر خاکسار نے کی۔ اور مفصل طور پر غرض جلسہ بتائی گئی۔ قرار داد نمبر ۱-۲-۷-۸-۹-۱۰ مندرجہ اخبار الفضل ۲۳ جولائی کی تار بحضور جناب ہزایکسیلنسی بالقابہ شملہ دی گئی۔ خاکسار محمد الدین

اجنالہ میں جلسہ

۲۲ کو بعد از نماز جمعہ اجنالہ و نواح کے عام مسلمانوں کا جلسہ جناب محمد عبد اللہ خان صاحب اختر کی صدارت میں ہوا۔ تمام ریزولیوشنز جو کہ الفضل میں شائع کئے گئے تھے۔ بالاتفاق پاس کئے گئے۔ اور یہ بھی مسلمانوں کے ذہن نشین کرایا گیا۔ کہ غیرت و حمیت اسلامی و نیز اپنی بہبودی کا تقاضا ہے۔ کہ مسلمان اپنی دوکانیں کھولیں۔ اور اگر کوئی غیر مسلمانوں سے دستیاب ہو سکے۔ تو اس کے بغیر گذارہ کریں۔ آج ہی ایک فوجداری مقدمہ میں حسن اتفاق سے ڈاکٹر کچلو صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی تائید میں تقریر کی۔

مسلمانان لنگڑوعہ و مضافات کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء بروز جمعہ مسلمانان لنگڑوعہ ضلع جالندھر کا اجلاس جو ہر فرقہ اسلامی پر مشتمل تھا۔ اور کثرت سے اردگرد کے بھی مسلمان شامل تھے۔ زیر صدارت محمد احمد خان صاحب منعقد ہوا اور ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

تلونڈی میں جلسہ

مسلمانان تلونڈی جھنگلاں و مضافات کا منعقد جلسہ بروز جمعہ منعقد ہوا جس میں حاضرین کی تعداد پانچ چھ سو کے درمیان تھی۔ موضعات ذیل کے باشندے شامل ہوئے (۱) تلونڈی جھنگلاں۔ (۲) سیکھواں (۳) پیر شاہ (۴) بہلوداں (۵) شیر پور (۶) ملک پور (۷) بھاگی ننگل (۸) وڈالہ (۹) لہوچپ (۱۰) اور نواں پنڈ۔ تجویز شدہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

۲۲ جولائی کو افریدیوں کا جلسہ

خیبر ایجنسی میں جس قدر ہندو تھے۔ ۲۲ جولائی کو ایجنسی ہذا سے نکل گئے پہلے خیبر میں تو ایک ہندو بھی نہیں رہا سب پشاور چلے گئے۔ مگر لنڈی کوتل کے ہندوں نے افریدیوں کو ایک تحریر دی ہے جس میں انہوں نے ان ہندوؤں کو جنہوں نے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے دوسرے بزرگوں کی توہین کی ہے گالیاں لکھی ہیں۔ تیراہ کے ہندوؤں کو بھی نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ آج ۲۲ جولائی کو تمام ... افریدیوں کا ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں بات ہوئی کہ کوئی مسلمان ہندو کی دکان سے سودا نہ خریدے اور کوئی مسلمان ... ہندو کو جگہ نہ دے جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا اس ...

خبریں

—— بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ سر فضل حسین شاہی مجلس تحقیقات اصلاحات کے رکن ہوں گے۔ اور ان کی جگہ خان بہادر میاں عبد الحمید وزیر اعظم ریاست کپورتھلہ حکومت پنجاب کی مجلس منتظمہ کے رکن ہوں گے۔

—— شملہ ۲۵ جولائی۔ حکومت پنجاب کو غایت تحقیقات سے اب تک اس افواہ کی تصدیق نہیں ہوئی کہ کتاب راجپال کو دوبارہ چھاپنے کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

—— ہزایکسیلنسی وائسرائے معہ لیڈی ارون ۲۱ جولائی کی سہ پہر شملہ سے اپنے دورہ موسم برسات پر روانہ ہوگئے۔ وائسریگل پارٹی ۴ اگست تک شملہ پہنچے گی۔

—— ہندو سبھا امرتسر کے معتمد نے وائسرائے اور گورنر پنجاب کو ایک برقی پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں انہیں مقدمہ راجپال کے فیصلہ کے خلاف مسلمانوں کے مظاہرہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اگر اس معاندانہ پروپیگنڈا کا کوئی انسداد نہ کیا گیا۔ تو اس سے ہندوؤں کے مال و جان کو نقصان پہنچیگا۔

—— پنجاب کے مشہور ہندو بھائی پرمانند ایک جدید مذہب قائم کرنیوالے ہیں۔ جو ہندوؤں میں مساوات و اخوت کی تحریک کو ترقی دیگا۔ اور ذات و نسل کے امتیازات کو مٹانا اپنا مقصد قرار دیگا۔

—— اجمیر شریف کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مہاراجہ الور نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ ریاست کے تمام ملازمین ایک ماہ کے اندر خالص ہندی سیکھ لیں۔ ورنہ برطرف کردئے جائیں گے۔

—— لندن ۲۳ جولائی۔ جنرل ڈائر مر گیا۔ جنرل ڈائر وہی شخص ہے۔ جس نے ۱۹۱۹ء میں جلیانوالہ باغ امرتسر میں نہتے ہندوستانیوں پر فائر کرنے کا حکم دیا تھا۔

—— بخارسٹ ۲۰ جولائی۔ شاہ رومانیہ فرڈی نینڈ کی وفات پر ان کے پوتے یعنی شہزادہ کرول کے بیٹے شہزادہ مائیکل کو بادشاہ مشتہر کیا گیا۔ فوج ننھے بادشاہ کے لئے حلف وفاداری لے رہی ہے۔

—— بخارسٹ ۲۲ جولائی۔ شاہ میکائیل کے عملے کے ملازم لکھتے ہیں۔ ننھا بادشاہ بہت حیران و ششدر ہو رہا ہے۔ ہر ایک سے پوچھتا ہے۔ کہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ دائی نے کہا۔ حضور آپ بادشاہ ہو گئے ہیں۔ تو بچے نے کہا۔ اچھا میں بادشاہ ہو گیا ہوں ذرا یہ تو بتاؤ۔ کہ اب مجھے کھیلنے کی اجازت مل جایا کرے گی۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ آج سید لال شاہ صاحب ...

(منشی عبد الرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

62

نمبر ۱۳

اخبار الفضل

قادیان

مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۲۷ء

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

ہندوؤں سے امداد کی توقع

ایسی حالت میں جبکہ ایک طرف تو ہندو پریس اور ہندو مصنفوں نے پے درپے محض مسلمانوں کی دل آزاری اور تکلیف دہی کیلئے ان کے آقا و ہادی کی شان میں نہایت ہی گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کرنا اپنے لئے دلچسپ مشغلہ سمجھ رکھا ہے ۔ اور دوسری طرف ان کے تمام چھوٹے بڑے لیڈر اور ساری کی ساری ہندو قوم اس بارے میں نہ صرف مجرمانہ خموشی اختیار کئے ہوئے ہے ۔ بلکہ بدزبان اور گندہ دہن ہندوؤں کی حمایت بھی کر رہی ہے مسلمانوں کا ہندوؤں سے کسی قسم کی ہمدردی کی توقع رکھنا تو نہ صرف توقع رکھنا بلکہ اس کے لئے درخواست کرنا نہایت ہی حیرت انگیز ہے ۔

پنجاب خلافت کمیٹی نے موجودہ حالت کے متعلق حال میں چند جو جلسے منعقد کرائے ۔ اور ان میں جو تجاویز پیش کیں ۔ ان میں اس بارے میں خاص احتیاط سے کام لیا گیا ہے ۔ کہ وہ تجاویز جو مسلمانوں کی سیاسی اقتصادی اور معاشرتی اصلاح و ترقی سے تعلق رکھتی ہیں ۔ لیکن ان کا اثر ہندوؤں پر پڑتا ہے ۔ ان کا ذکر تک نہ کیا جائے ۔ مثلاً یہ کہ (۱) مسلمانوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے سرکاری محکموں میں رکھا جائے ۔ (۲) مسلمانوں کو تلوار رکھنے کی اجازت دی جائے ۔ (۳) تمام مسلمانوں کو دوسری اقوام کے مقابلہ میں متحدہ طور پر کام کرنا چاہیئے ۔ (۴) ادنےٰ اقوام کو مسلمان بنانے کے لئے خاص جدوجہد کرنی چاہیئے ۔ (۵) ان چیزوں میں مسلمان چھوت چھات اختیار کریں جن میں ہندو ان سے چھوت کرتے ہیں ۔ (۶) ہر جگہ مسلمانوں کی دوکانیں کھلوائی جائیں ۔ اور مسلمان ان سے خرید فروخت کریں ۔ (۷) مسلمانوں کو ہندوؤں سے سودی قرضہ لینے سے روکا جائے ۔

ظاہر ہے ۔ کہ یہ سب باتیں مسلمانوں کے پنپنے اور ترقی کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں ۔ اور ہر جگہ اور ہر علاقہ کے مسلمان بڑی سختی کے ساتھ ان کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں لیکن پنجاب خلافت کمیٹی نے ان امور کو اپنے عملی پروگرام میں شامل نہ کرتے ہوئے اپنی تمام جدوجہد کا رخ گورنمنٹ کے خلاف پھیر دیا اور اس وجہ سے اسے ہندوؤں سے امداد کی درخواست کرنی پڑی ہے

مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کے حل کیلئے یہ جو طریق عمل اختیار کیا گیا ہے ۔ اس کے حسن و قبح کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ ہر شخص کو حق ہے ۔ کہ کامیابی کے لئے جو طریق بہتر سمجھے ۔ اختیار کرے ۔ اور جبکہ ہر طریق عمل کی خوبی یا نقص کا فیصلہ نتائج پر منحصر ہو ۔ تو پھر کسی کو دخل دینے کی ضرورت ہی کیا ہے ۔ لیکن ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ کہنے کا تو حق رکھتے ہیں کہ وہ اپنی ہر قسم کی بہتری اور بہبودی کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل اور اپنی کوشش پر انحصار رکھیں ۔ ہندوؤں کا اس وقت تک مسلمانوں کے متعلق جو رویہ چلا آتا ہے اور جو اب اپنی انتہا کو پہنچ چکا ۔ وہ قطعاً اس بات کا مؤید نہیں ہے ۔ کہ کسی نیاب سے نیک اور مفید سے مفید مقصد میں بھی ہندو مسلمانوں کے ہمنوا ہو سکتے ہیں ۔ پھر اسی فتنہ کے فساد کے لئے جو خود انہی کا پیدا کردہ ہے ۔ ان سے یہ کہنا اور خلافت کے جلسہ خاص میں کہنا کہ ہم تو یہ چاہتے ہیں ۔ کہ ہر مذہب و ملت کے بزرگان کی توہین کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے ۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ ہمارا ہاتھ بٹائیں ۔ کس طرح مناسب و موزون ہو سکتا ہے ۔ اور کیونکر اسلامی غیرت اور حمیت اسے گوارا کر سکتی ہے

اس کے جواب میں ہندوؤں کی طرف سے جو کچھ کہا گیا ہے ۔ وہ پرتاپ ۲۷ ؍ جولائی کے الفاظ میں یہ ہے :۔

" لاہور میں خلافتی مسلمانوں کا جو جلسہ ہوا ۔ اس میں ہندوؤں سے کہا گیا ۔ کہ وہ بھی مسلمانوں کا اس ایجی ٹیشن میں ساتھ دیں جو وہ بزرگان مذاہب کی عزت کی حفاظت کے لئے قانون کی ترمیم کے لئے کر رہے ہیں ۔ لیکن ہم ان مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ تم کس منہ سے ہندوؤں سے یہ مطالبہ کرتے ہو ۔ کیا ہندو تمہارے ساتھ مل کر ہائیکورٹ کو گالیاں دیں "

اس کے سوا ہمیں تو ہندوؤں سے کسی اور جواب کی قطعاً توقع ہی نہ تھی ۔ مگر اچھا ہوا ہے ۔ ابھی تک جن مسلمانوں کو کسی قسم کی توقع تھی ۔ ان پر بھی واضح ہو گیا ۔ کہ ہندو انہیں کس نظر سے دیکھتے اور ان کی التجاؤں اور درخواستوں کے ساتھ کیسا حقارت آمیز سلوک روا رکھنا ضروری سمجھتے ہیں ۔

ہم نہایت اخلاص اور ہمدردی کے ساتھ کہنا چاہتے ہیں ۔ کہ مسلمان جب تک خود مضبوط نہ بنیں گے ۔ اور جب تک ہندوؤں کے پنجہ سے نہ نکلیں گے ۔ اس وقت ہندوؤں کے نزدیک ان کی وقعت ایک کوڑی کے بھی برابر نہیں ہے ۔ اور مضبوط بننے کے وہی طریق ہیں ۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے سامنے رکھے ہیں ۔ اور جو ۲۲ ؍ جولائی کے دن تمام پنجاب میں خصوصاً اور ہندوستان میں عموماً ہر جگہ بڑے بڑے عظیم الشان مجمعوں میں دوہرائے گئے ہیں ۔

ریلوے سٹیشنوں پر مسلمانوں کو پانی کی تکلیف

قریباً قریباً تمام ریلوے سٹیشنوں پر مسلمان مسافروں کو سخت گرمی کے موسم میں پانی کی جسقدر تکلیف ہوتی ہے ۔ وہ محتاج ثبوت نہیں ۔ پچھلے دنوں ہمارے صیغہ امور عامہ نے محکمہ ریلوے کو اس کی طرف توجہ دلائی ۔ تو وہاں سے یہ جواب آیا ۔ کہ کوئی خاص شکایت پیش کی جائے ۔ عام طور پر تکلیف کا اظہار کرنے پر کچھ نہیں کیا جا سکتا ۔ آج ہم ایک معزز اور سرکاری عہدیدار مسلمان کی اطلاع شائع کرتے ہوئے محکمہ ریلوے کو اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں ۔ اور دیکھیں گے ۔ کہ محکمہ اس بارے میں کیا کارروائی کرتا ہے

مکرمی معظمی مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل زاد عنایتہ ۔

کچھ دن ہوئے ۔ آپکے اخبار میں میں نے پڑھا تھا ۔ کہ ریلوے اسٹیشنوں پہ اگر پانی کی دقت ہو ۔ تو کوئی خاص واقعہ تحریر کیا جائے ۔ چنانچہ ۲۶ کی شام کو میانوالی سے میں دورہ پر روانہ ہوا ۔ اسٹیشن پر آیا ۔ تو گاڑی لیٹ تھی ۔ شام کے وقت اور لوگ بھی وقت پر آ گئے ۔ گرمی زیادہ تھی ۔ جگہ جہاں مسلمانوں کا پانی رکھا جاتا ہے ۔ بند تھی ۔ مگر ہندوؤں والی کھلی تھی اور ہندوؤں کو پانی پلایا جاتا تھا ۔ عام لوگ مسلمان پیاسے تھے ۔ اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے شکایت کرتے تھے ۔ میں نے اسٹیشن ماسٹر میانوالی کو جا کر کہا ۔ کہ پانی کا قفل کھلوا دیں ۔ تاکہ مسلمان پانی پئیں ۔ مگر اس نے انکار کر دیا ۔ کہ گاڑی لیٹ ہے ۔ جب اسٹیشن میں آوے گی ۔ کھولا جائیگا ۔ میں نے اعتراض کیا ۔ کہ ہندوؤں کو کیوں پانی دیا جاتا ہے ۔ تو جواب دیا کہ وہ اپنی دولت دے رہے ہیں ۔ پھر میں نے کہا ۔ اگر عام لوگ ہیں ۔ تو ان کو سرکاری جگہ سے کیوں پانی لیکر دیتے ہیں اپنا انتظام کریں ۔ مگر اس نے کہا ۔ کہ میں مسلمانوں کو پانی اس وقت تک نہیں دینے کا حکم دونگا ۔ جبتک سٹیشن پر گاڑی نہ آ جائے ۔ حالانکہ ہندو مزے سے ٹھنڈا پانی پیتے تھے ۔ اور مسلمانوں کو کہا جاتا تھا کہ دن بھر کا سخت گرم ٹانچی کا پانی نلکا سے کیوں نہیں پیتے ۔ یہ حال ..

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب کا عمل

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانانِ پنجاب کے قومی و ملی اتحاد کے خوشکن مناظر

بھیرہ میں عظیم الشان جلسہ اور پرزور تقریریں

حسب ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ ۲۲ جولائی کو بھیرہ میں زیر صدارت مہتہ محمد سعید صاحب رئیس و میونسپل کمشنر و پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ بھیرہ۔ انجمن اسلامیہ کے احاطہ میں ایک زبردست جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ہر فرقہ کے مسلمانوں نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔ حاضرین کی تعداد تین ہزار کے قریب تھی۔

جلسے کا افتتاح جناب شیخ فضل حق صاحب پراچہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی بھیرہ نے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ کیا۔ اور رسول کریم صلعم کی شان میں ایک نعت مصنفہ مولوی دلپذیر صاحب بھیروی پڑھے جانے کے بعد اصل کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔

ابتداء میں جناب شیخ فضل حق صاحب پراچہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی بھیرہ نے مختصر طور پر مقاصد جلسے کو پبلک پر واضح کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح راجپال کو عدالت عالیہ پنجاب کے جج جسٹس دلیپ سنگھ نے بغیر سزا دینے کے چھوڑ دیا۔ اور اس طرح بزرگان دین پر ناجائز اور ہتک آمیز حملوں کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ ورتمان جیسی ناپاک اور فتنہ انگیز کتاب کے مصنف کو اور اخبار پرتاپ کے ایڈیٹر کو ہمارے رسول پاک صلعم جیسی اعلےٰ اور ارفع ہستی پر جس کو ہم لوگ دل و جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ شرمناک حملے کرنے کی جرأت ہوئی۔ آپ نے دوران تقریر میں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے سب فرقوں سے پہلے رسول پاک کے احترام کی خاطر آواز بلند کی۔ اور یہ جلسہ منعقد کرایا۔ بعد میں مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی نے مسلمانوں کو آپس کے اختلافات کو مٹانے اور یک جہتی سے دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی اور بتایا کہ اندرونی اختلافات کو رسول کریم صلعم نے رحمت قرار دیا ہے۔ اس لئے ان کو نظرانداز کرکے ہم کو رسول کریم صلعم کی عزت کی ہر طرح نگہبانی کرنی چاہیئے۔ اور آزمائشوں کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

بعد میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب امام جماعت احمدیہ بھیرہ نے نہایت وضاحت کے ساتھ مسلمانوں کو خیرامت کے اعلےٰ خطاب کے صحیح صحیح مصداق بننے کی ہدایت کی۔ اور بتایا کس قدر بے غیرتی ہے۔ کہ باوجود تمام امتوں سے اعلےٰ امت ہونے کے ہم دوسرے لوگوں یعنی ہندوؤں کے دست نگر و محتاج بن رہے ہیں۔ اس کی وجہ ہمارا تعلیم قرآن کو چھوڑ دینا ہے۔ اگر ہم رسول کریم صلعم کی تعلیم پر اور قرآن پاک کے ارشادات پر پورے طور پر کاربند ہوتے تو ناممکن تھا۔ کہ ان لوگوں کے غلام بنتے۔ جن کو قرآن کریم نے نجس قرار دیا ہے۔ اسی طرح اگر رسول پاک کی تعلیم پر چلتے۔ تو سود جیسی وبال جان آفت میں گرفتار نہ ہوتے۔ جس کو رسول پاک صلعم نے لعنت قرار دیا ہے۔ غرض آپ نے نہایت خوبی کے ساتھ مسلمانوں کو ان امور میں ہندوؤں سے چھوت چھات کرنے کی تلقین فرمائی۔ جن میں وہ لوگ مسلمانوں سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ نیز آپ نے مسلمانوں کو تبلیغ پر کاربند ہونے اور دوسروں کے لئے اسوہ حسنہ بننے کی ہدایت فرمائی۔ اور رسول پاک صلعم کے اوصاف حمیدہ بیان فرما کر مسلمانوں کو متنبہ کیا۔ کہ جس امت کا ایسا رسول اور راہنما ہو۔ وہ امت کیسے ذلیل ہو سکتی ہے۔ اخیر میں آپ نے تمام فرقہائے اسلام کو متحدہ طور پر دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جس کا عوام پر بہت اچھا اثر ہوا۔

بعد میں سید غلام حسین شاہ صاحب منشی فاضل اثنا عشری نے نہایت پرزور اور دل کو ہلا دینے والی تقریر کرکے مسلمانوں پر حقیقت حالات کا انکشاف کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس اشتہار کو جو حضور نے ۲۲ جولائی کے جلسے میں پڑھنے کے لئے لکھا تھا پبلک کو پڑھ کر سنایا۔ اور شدھی اور سنگھٹن کی فتنہ انگیزاور ملک کے خرمن امن کو برباد کرنے والی تحریکوں کی خوب قلعی کھولی۔ اور واضح طور پر بتایا۔ کہ کس طرح ہندو لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسا رہے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ غرض نہایت عمدگی سے چھوت چھات کے مسئلے کی تشریح فرمائی۔ اور اسلامی دوکانوں کے اجرا کی ضرورت کو اور تنظیم کی اہمیت کو اور اندرونی اختلافات کے یکدم نظرانداز کر دینے کو بخوبی واضح کیا۔ جس کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ آخیر میں آپ نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ جس نے ایسے ارشد ضروری جلسے کے انعقاد کا اہتمام کیا۔ اور رسول پاک صلعم کی عزت و عظمت کی خاطر سب سے پہلے آواز اٹھائی۔

بعد میں شیخ فضل الحق صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی بھیرہ نے حاضرین کو مسلمانوں کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت بتا کر کہ ہم لوگ جاگ بھی رہے ہیں۔ اور ہماری دولت بھی ہماری آنکھوں کے سامنے لوٹی جا رہی ہے۔ حاضرین کی توجہ اس طرف مبذول کی کہ وہ جاگیں اور اپنی اصل دولت کی یعنی رسول پاک کی عزت اور اسلام کی عزت کی نگہبانی کریں۔ اور جان تک اسی تگ و دو میں لڑا دیں۔

ان تقریروں کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

اخیر میں پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے چند ریمارک کئے گئے۔ اور جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ دست بدعا ہونے کے بعد برخاست ہوا۔ بھیرہ کی تاریخ میں یہ جلسہ اپنی نوعیت کا آپ ہی تھا۔ اور قبل اس کے کوئی جلسہ ایسا شاندار اور کامیاب بھیرے میں آج تک کبھی نہیں ہوا۔ والسلام (خاکسار۔ خادم حسین خادم از بھیرہ)

کارروائی جلسہ پاک پٹن

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو جامع مسجد پاک پٹن در احاطہ مزار حضرت بابا فریدالدین صاحب گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بعد نماز جمعہ تخمیناً دو ہزار مسلمانوں کا جلسہ زیر صدارت میاں نور احمد خان صاحب راجپوت وٹو ہانیکا رئیس بیرغنی منعقد ہوا۔ جس میں اسلام کے ہر فرقہ کے مسلمان پائے جاتے تھے۔ دور و نزدیک کے گاؤں کے مولوی اور زمیندار صاحبان بھی شامل ہوئے۔ ابتداء میں حاجی جلال الدین صاحب ہیڈ قاضی علاقہ پاک پٹن نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت امام جماعت احمدیہ کا مضمون

"اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری جدوجہد" پڑھ کر سُنایا۔ اور حاضرین نے اسے نہایت دلچسپی سے سُنا۔ پھر خاکسار نے اغراض و مقاصد جلسہ پر مختصر سی تقریر کر کے اتحاد عملی کی تحریک کی جس کو ہر خاص و عام نے پسند فرمایا۔ پھر جلسہ میں پیش ہونے والی تجاویز پر تبصرہ کیا۔ خاکسار کی تقریر کے بعد میاں جھنڈے شاہ صاحب نے چھوت چھات پر تقریر فرمائی۔ اور نعت رسول ؐ پڑھی۔ اس کے بعد سب تجاویز جلسہ میں پیش ہو کر بہ اتفاق رائے حاضرین پاس ہوئیں۔

تجاویز سید محمد شاہ صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر پاک پٹن نے ایک ایک کر کے پیش کیں۔ اور پاس ہوئیں۔ اس کے بعد مولوی قمرالدین صاحب امام مسجد ملیکے تارڑ نے ان تجاویز کے عہدوں پر قائم رہنے کے واسطے آیات قرآنی کا حوالہ دیکر ایک پُر تاثیر وعظ فرمایا۔

(خاکسار:۔ غلام احمد خان ایڈوکیٹ پاک پٹن)

جلال پور جٹاں میں جلسہ

حسب الحکم امام جماعت احمدیہ قادیان آج مورخہ ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۱ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ بعد نماز جمعہ مسجد میاں خدا بخش صاحب مرحوم میں زیر صدارت جناب حافظ نورالدین صاحب مفتی جماعت حنفیہ جلسہ قرار پایا۔ حاضرین جلسہ کافی تعداد میں تھے۔

تلاوت قرآن مجید سے کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے "اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری جدوجہد" حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کا مضمون حاضرین کے ذہن نشین کرایا۔ بعدہٗ حاجی سید پیر ظہور شاہ صاحب نے مسلمانوں کے تمدنی اور اقتصادی حالات کو مدنظر رکھ کر نہایت دلکش اور مؤثر پیرائے میں ایک تقریر فرمائی جس کا سامعین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ نیز مسئلہ چھوت چھات اور اتحاد بین المسلمین پر زور دیا گیا۔ اس کے بعد مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے۔ (محمد صدیق جلالپور)

پیر غنی میں تین ہزار مسلمانوں کا اجتماع

میاں نور احمد خان صاحب مانیکا ڈوٹمبر دار و رئیس موضع پیر غنی نے بر موقعہ عرس حضرت پیر غنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۹۲۷ء کے لئے دیگر مشہور علماء کرام پاک پٹن کے علاوہ خاکسار کو بھی تقریر کرنے کے لئے دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار اور مولوی عبدالحق صاحب امام جامع مسجد پاک پٹن پہنچ گئے۔ ہم دونوں نے اپنی اپنی تقریروں میں مسئلہ چھوت چھات اور مسئلہ سُود اور مسئلہ تجارت پر زور دیا۔ اور مولوی صاحب نے مسلمان مستورات کو دوکانوں پر آمد و رفت رکھنے سے منع کیا۔ اور ان تمام مسائل کے متعلق لوگوں سے مناسب عہد کرائے۔ خاکسار نے علاقہ کے بڑے بڑے زمینداروں سے پختہ عہد لئے۔ کہ وہ ان مسائل کے متعلق اصلاحات پر عملدرآمد اپنے اپنے حلقہ اثر میں ضرور کرائیں گے۔ حاضرین کی تعداد تخمیناً تین ہزار کے قریب ہوگی۔ میاں صاحب مذکور نے ایک عام میلے کو اصلاحی جلسہ کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ آپ کی یہ روح نہایت ہی قابل تعریف اور قابل شکریہ اور قابل تقلید ہے۔ اس میلہ پر ہندو دوکانداروں کو بکری کی کمی کی وجہ سے بہت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ البتہ مسلمان دوکانداروں کو خوب منافع ہوا۔

(خاکسار غلام احمد خان ایڈوکیٹ پاک پٹن)

سہارن پور میں جلسہ

۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء کی رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد سہارن پور میں تمام جماعت ہائے مسلمانان کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مقصود علی خان صاحب منعقد ہوا۔ صحن مسجد باوجود اپنی فراخی کے ناکافی ثابت ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(عاجز عبدالعزیز سکرٹری انجمن احمدیہ سہارنپور)

رام گڑھ میں جلسہ

۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ موضع غوث گڑھ و رام گڑھ کا متحدہ جلسہ موضع رام گڑھ میں منعقد ہوا۔ جس میں ہر دو گاؤں کے سب احمدی و غیر احمدی شامل ہوئے۔ اور مجوزہ قراردادیں بہ اتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(نور محمد امیر جماعت احمدیہ غوث گڑھ)

پائل ریاست پٹیالہ میں جلسہ

۲۲ر جولائی کو بروز جمعہ المبارک جامع مسجد میں مسلمانان پائل ریاست پٹیالہ کا عظیم الشان جلسہ جسمیں ہر فرقہ کے مسلمان شامل ہوئے زیر صدارت شیخ محمد امین صاحب وکیل منعقد ہوا۔ اور متفقہ طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قراردادیں پاس کی گئیں۔

مسلمانان نوشہرہ کا عظیم الشان جلسہ

مسلمانان نوشہرہ سب ڈویژن کا ایک پبلک جلسہ مورخہ ۲۲ر جولائی بروز جمعہ چھ بجے شام مسلم کلب میں زیر صدارت سید سید علی شاہ بادشاہ رئیس نوشہرہ کلاں منعقد ہوا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی۔ چار ریزولیوشن بالاتفاق رائے علی الترتیب مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے پیش ہو کر پاس ہوئے۔ جناب فتح محمد خان صاحب ملک پلیڈر نوشہرہ۔ مسٹر عزیز اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نوشہرہ۔ مولوی غلام حیدر صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر نوشہرہ۔ ڈاکٹر غلام احمد صاحب پنشنر نوشہرہ۔

بعد ازاں حضرت امام جماعت احمدیہ کا وہ مضمون جو الفضل میں شائع ہوا۔ شیخ احمد اللہ صاحب احمدی ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ نے پڑھ کر سنایا جسے سامعین نے بہت اچھی طرح توجہ سے سُنا۔ اور بہت پسند کیا۔ اس کے بعد جلسہ بخیر و خوبی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ (ریذیڈنٹ نامہ نگار)

حضرت امام جماعت احمدیہ کا مجوزہ محضرنامہ اور جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے جو محضر نامہ تجویز فرمایا ہے اور جس پر مسلمانوں کے دستخط کرائے جا رہے ہیں۔ اسکے متعلق حسب ذیل اعلان جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ انبالہ شہر نے مشتہر کیا ہے۔ ہم جناب سید صاحب موصوف کو ان کی اسلامی خدمات پر مبارک باد کہتے ہیں۔ اعلان یہ ہے۔

"گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں مسلمانوں کا ایک محضر نامہ بھیجا جائے گا۔ جس میں گورنمنٹ سے مسلمانوں کے حقوق کے بارے میں مطالبات کئے گئے ہیں۔ یہ محضر نامہ بڑے کاغذ پر چھپا ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ دستخطوں کے واسطے سفید کاغذ چسپاں کیا جائیگا۔ رضا کاران تبلیغ دستخط کرانے کے لئے سب مسلمانوں کے پاس آئیں گے۔ سب مسلمانوں سے درخواست ہے۔ کہ اس محضر نامے پر دستخط کر دیں۔"

موضع نور پور ضلع لدھیانہ میں جلسہ

مسلمانان موضع نور پور ڈابہ ضلع لدھیانہ ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد نماز جمعہ جلسہ منعقد ہوا جسمیں مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جڑانوالہ میں جلسہ

۲۲ جولائی کو جڑانوالہ میں جلسہ کر کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ ابراہیم خان

سرگودہ میں جلسہ

مسلمانان سرگودھا کی متحدہ شمولیت سے جامع مسجد میں زیر صدارت مولوی عبدالحکیم صاحب امام جامع مسجد بعد نماز جمعہ ۲۲ جولائی جلسہ منعقد ہوا اور مجوزہ قراردادیں پاس ہوئیں

گکھیانہ میں پرجوش جلسہ

۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ ہر خیال کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ مسجد جامع قصبہ گکھیانہ میں منعقد ہوا۔ مسلمانوں میں رسول کریمؐ کی عزت کے تحفظ کے متعلق بیحد جوش تھا۔ شیخ عبدالرحیم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل جھنگ نے اول مجلس کو مخاطب ہو کر مختصر سی تقریر فرمائی۔ پھر امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پیش کئے۔ جو کہ باتفاق رائے منظور ہو کر اللہ اکبر کے نعروں میں پاس ہوئے۔ محمد اسمٰعیل۔

مسلمانان قصبہ عیسیٰ خیل کا جلسہ

۲۲ جولائی بعد نماز جمعہ زیر صدارت سردار خان محمد غلام رسول خان صاحب رئیس عیسیٰ خیل منعقد ہوا۔ اور مجوزہ تجاویز پاس ہوئیں۔ غلام سرور خان۔

حافظ آباد میں جلسہ

۲۲ جولائی ایک جلسہ عام زیر صدارت چودھری عطاء اللہ خان صاحب ذیلدار و آنریری مجسٹریٹ ممبر کونسل پنجاب و رئیس اعظم کولو تارڑ ضلع گوجرانوالہ منعقد ہوا جس میں معززین اور باعزت اصحاب نے مجوزہ تجاویز پیش کیں۔ جو متفقہ آرا سے پاس ہوئیں۔ محمد حیات خان۔

کیمل پور میں جلسہ

کیمل پور و مضافات کے مسلمانوں کا متحدہ و متفقہ جلسہ زیر صدارت مولوی علم الدین صاحب خطیب جامع مسجد کیمل پور میں منعقد ہوا جس میں پرزور لیکن پرامن تقریریں ہوئیں۔ اور قراردادیں باتفاق رائے منظور کی گئیں

بن باجوہ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بن باجوہ میں جلسہ منعقد کر کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ گلاب خان۔

مسلمانان انبالہ کا جلسہ

انبالہ شہر۔ ۲۳ جولائی۔ انبالہ میں ہائی کورٹ ڈے جمعہ کے روز بتاریخ ۲۲ جولائی بڑی دھوم دھام اور جوش سے منایا گیا۔ مجلس خلافت پنجاب کے پوسٹر وقت پر شائع ہو گئے۔ اور تبلیغی والنٹیروں نے جو شہر کے اندر ایک بارعب جلوس میں پریڈ کرتے جا رہے تھے۔ کاروائی کا اعلان کیا۔ نعرہ ہائے تکبیر نظمیں پڑھی جاتی تھیں۔ جمعہ مسجد کا اجتماع عید کے اجتماع کا ثانی نظر آتا تھا۔ مناسب وعظ کیا گیا۔ اور جلسہ جو شام کے لئے مقرر کیا گیا تھا اس کی اغراض سمجھائی گئیں۔ جلسہ عام ۹ بجے شام کے وقت مسلم ہال میں منعقد ہوا۔ اور آدھی رات تک ہوتا رہا۔ سید غلام بھیک نیرنگ ایڈوکیٹ صدر جلسہ تھے۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

سید عطاء اللہ شاہ اور غازی عبدالرحمٰن اور رضا کاران خلافت کو مبارکباد دی گئی۔ توہین مذہب کے متعلق اجرائے قانون اور اصلاح ہائی کورٹ اور ملازمتوں کے بارے میں زور دیا گیا۔ یہ تمام قراردادیں گورنمنٹ اور پریس کو بھیجی جا رہی ہیں۔ (بذریعہ تار۔ از عبدالحکیم گجراتی)

مسلمانان موگا کا جلسہ

۲۲ ماہ جولائی بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد موگا میں مسلمانان موگا کا ایک جلسہ ہوا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ حیات محمد۔

جلسہ عام مردان بکٹ گنج

۲۲ جولائی مسلمانان مردان کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب سلطان محمد خان صاحب ایم۔ اے منعقد ہوا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ تمام ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس کئے گئے۔

مسلمانان گنگرالی ضلع گجرات کا جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسلمانان گنگرالی ضلع گجرات کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ کثیر التعداد مسلمان اسلام جمع ہوئے۔ مولوی غلام حسین صاحب پیرزادہ سجادہ نشین نے قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ایک پُراثر تقریر کی۔ حاضرین محظوظ ہوئے۔ اور باتفاق رائے حاضرین جلسہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ غلام احمد متعلم بی۔ اے۔

دہرم کوٹ بگہ میں جلسہ

۲۲ جولائی قصبہ دہرم کوٹ بگہ میں مسلمانان دہرم کوٹ بگہ و نجواں۔ کرو الیاں پٹھاناں۔ رضان فتاح۔ قلعہ لال سنگھ۔ حسن پورہ کا ایک عظیم الشان جلسہ جناب جلال الدین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق منظور ہوئے۔

چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودہ میں جلسہ

۲۲ جولائی چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودہ میں غیر احمدیوں اور احمدیوں نے مل کر ایک جلسہ کیا۔ مولوی کرم الدین صاحب باوجود بیماری کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور بڑے زور سے تقریر کی۔ اور ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ غلام رسول۔

موضع للیانی ضلع شاہ پور میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعۃ المبارک موضع للیانی تحصیل بھلوال ضلع شاہ پور میں زیر صدارت جناب مولوی محمد ولی اللہ صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں ہر فرقہ کے مسلمان موجود تھے۔ مجمع تقریباً پانچ سو سے زیادہ تھا۔ اس موضع میں قبل ازیں آج تک کسی جلسہ اسلامیہ میں اس قدر اجتماع کبھی نہیں ہوا۔ باتفاق رائے مجوزہ قراردادیں جلسہ میں پیش ہو کر پاس ہو گئیں۔ (محمد عبدالرحمٰن نقشبندی)

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)